ماہنامہ
نعت
لاہور
موجِ نُور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ نعت لاہور

جلد ۱۳ فروری ۲۰۰۰ء شمارہ ۲

موجِ نور

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

مشیرِ خصوصی: چوہدری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

ڈپٹی ایڈیٹر: شہناز کوثر

اظہر محمود

مینجر: اختر محمود

قیمت ۱۵ روپے (عام شمارہ)
۶۰ روپے (اشاعتِ خصوصی)
۲۰۰ روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے: ۱۰۰ ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر۔ جمیم پرنٹرز۔ لاہور

پبلشر: راجا رشید محمود

کمپیوٹر کمپوزنگ: نعت کمپوزنگ سنٹر

خطاط: منظر رقم

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید۔ بک بائنڈنگ ہاؤس، ۳۸۔ اردو بازار۔ لاہور

اظہر منزل۔ مسجد سٹریٹ نمبر ۵۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ

فون ۷۴۶۳۶۸۴ لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰

مناجات

آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لیے
بادلو! ہٹ جاؤ، دے دو راہ جانے کے لیے

اے دعا ہاں عرض کر عرشِ الٰہی تھام کے
اے خدا اب پھیر دے رخ گردشِ ایام کے

صلح تھی کل جن سے، اب وہ بر سرِ پیکار ہیں
وقت اور تقدیر دونوں در پئے آزار ہیں

ڈھونڈتے ہیں اب مداوا سوزشِ غم کے لیے
کر رہے ہیں زخمِ دل فریاد مرہم کے لیے

رحم کر اپنے نہ آئینِ کرم کو بھول جا
ہم تجھے بھولے ہیں لیکن تُو نہ ہم کو بھول جا

خلق کے راندے ہوئے دنیا کے ٹھکرائے ہوئے
آئے ہیں اب تیرے در پر ہاتھ پھیلائے ہوئے

خوار ہیں، بدکار ہیں، ڈوبے ہوئے ذلت میں ہیں
کچھ بھی ہیں لیکن ترے محبوب ﷺ کی امت میں ہیں

حق پرستوں کی اگر کی تو نے دلجوئی نہیں
طعنہ دیں گے بت کہ مسلم کا خدا کوئی نہیں

آغا حشر کاشمیری

کرنیں

تقدیم

"موجِ نور" محمد دین ادیب (منشی فاضل، ادیب فاضل) نے مرتّب کی۔ شائع کنندہ کا نام شیخ عبدالغفور ضیائی ہے۔ مرتّب اور ناشر، دونوں کے ناموں کے ساتھ "مہتمم موجِ نور۔ چکوال ضلع جہلم" لکھا ہے۔ ہمیں اس انتخابِ نعت کی عکسی نقل محترم عابد حسین شاہ، مہتمم بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ لائبریری، چھمبی ضلع چکوال نے عطا کی۔ پریس کا نام فوٹو سٹیٹ میں نہیں آ سکا، البتہ پریس کا پتا "پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور" پڑھا جاتا ہے۔ سرورق پر حکیم الامت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر طرازِ عنوان ہے:

بہرِ دہلیزِ تو از ہندوستان آوردہ ام
سجدہ شوقے کہ خوں گردید در سیمائے من

"موجِ نور" ۱۹۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ دیباچہ مولانا خدا بخش اظہر امرتسری کا ہے۔ "عرضِ مدعا" کے عنوان سے چار صفحات مرتّب نے لکھے ہیں۔ "بنامِ خدائے بخشندہ و برتر" کے تحت ظفر علی خاں کی حمد اور آغا حشر کاشمیری کی مناجات دی گئی ہے۔ دُوسرا حصہ "جشنِ میلادِ نبی کریم ﷺ" ہے۔ اس میں محمد بخش مسلم بی اے، مرزا فرحت اللہ بیگ بی اے دہلوی، منشی علی عظیم عظیم آبادی، مولانا انعام اللہ خاں ناصر حسن پوری، جوش ملیح آبادی، سید میر حیدر کمال امروہوی، مرزا بیضا خاں مروی ایرانی اور سید شباب علوی امروہوی کی میلادیہ نعتیں ہیں۔

اِس انتخابِ نعت کا تیسرا حصہ "سلام بحضورِ سرورِ کائنات ﷺ" کے عنوان سے مرتب کیا گیا ہے۔ عنوان والے صفحے پر یہ شعر درج ہے:

تیرے سلام کے لیے گلشنِ قدس کے طیور
گھوم رہے ہیں ڈال ڈال، جھوم رہے ہیں پات پات

اس میں لسان الحسان ضیاء القادری، ابوالاثر حفیظ جالندھری، شیخ محمد عبدالمجید کشور، مولانا عبدالحامد حامد قادری بدایونی اور علی اختر کے سلام شامل ہیں۔

چوتھے حصے "شانِ مصطفیٰ ﷺ" کے عنوان والے صفحے پر ظفر علی خاں کا یہ شعر درج ہے:

دیکھی نہیں کسی نے اگر شانِ مصطفیٰ ﷺ
دیکھے کہ جبرئیلؑ ہے دربانِ مصطفیٰ ﷺ

اس حصے میں ظفر علی خاں، علامہ اقبال، خدا بخش اظہر، آزاد عظیم آبادی، سید ضامن علی ضامن، امیر مینائی لکھنوی، ڈاکٹر اعظم کریوی، الطاف حسین حالی، سید محمد مہدی رئیس امروہوی، محمود حسین محمود اسرائیلی، مرزا بیضا خاں مروی، حفیظ جالندھری، سیماب اکبر آبادی، اعجاز صدیقی، اصغر حسین خاں نظیر لودھیانوی، اکبر الٰہ آبادی، چودھری ذکاء اللہ بسمل ایم اے ایل ایل بی، مرتضیٰ احمد خاں میکش، چراغ حسن حسرت، چودھری جلال الدین اکبر، رضا علی وحشت کلکتوی، منظور حسین ماہر القادری، وفا فرخ آبادی، سراج الدین احمد سائل دہلوی، محمد علی جوہر، باسط بسوانی، حامد حسن قادری، قیس شروانی نظامی، اکبر خاں حیدری، محوی، عبداللطیف تپش، عیش فیروز پوری، شریف حسین انور، ضیاء القادری بدایونی، منشی عبدالقیوم میرٹھی، کیفی، محمد متین اللہ خاں واثق، عزیز مہجور، عبدالمجید خاں سالک اور محمد دین ادیب کی نعتیں ہیں۔

پانچواں حصہ "سردارِ کائنات ﷺ ہندو شعرا کی نظر میں" ہے۔ جس میں پنڈت ہری چند اختر ایم اے، مہاراجا سرکشن پرشاد شاد، لالہ دھرم پال گپتا وفا، منشی پیارے لال رونق دہلوی، لالہ چندی پرشاد شیدا، لچھمی نرائن سخا بی اے، چودھری دِلّو رام کوثری، پنڈت برجموہن لال تکو زیبا بی اے، لالہ لال چند فلک، امرت لال میکش حضروی، لالہ امر چند قیس جالندھری اور پربھودیال لکھنوی کی نعتیں شامل ہیں۔

چھٹا حصہ "مدینۃ الرسول ﷺ" ہے جس میں مرزا محمد ہادی عزیز

لکھنوی، اختر شیرانی، سیماب اکبر آبادی، حسرت موہانی، آزاد انصاری مالیگانوی، ماہر القادری، اور نظیر لودھیانوی کی نعتیں ہیں۔

آخری حصہ استمدادیہ نعتوں پر مشتمل ہے جنھیں آج کل "شہر آشوب" کا نام دیا جاتا ہے۔ عنوان ہے "فریادیں ۔ حضور سردارِ کائنات ﷺ کے حضور میں"۔ عنوان کے اوپر یہ شعر تحریر ہے:

وقتِ مدد ہے یا نبی ﷺ آج کہ تیری قوم پھر
تیغِ نفاق و بغض سے کرنے لگی ہے خود کشی

اس حصے میں ظفر علی خاں، خدا بخش اظہر امرتسری، تاجور نجیب آبادی اور علی اختر کی نعتیں ہیں۔

"موجِ نور" کے صفحہ ۲ پر مرتب نے اپنی اس کاوش کو "جو سراسر خلوصِ روح، حسنِ نیت اور پاک دلی کا مظاہرہ ہے" اعلیٰ حضرت حضور نظام (میر عثمان علی خاں آصف جاہِ ہفتم) کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا ہے۔ صفحہ ۳ پر جامع کا نام یوں لکھا ہے۔ "غلامِ غلامانِ مصطفیٰؐ خاکسار محمد دین ادیب منشی فاضل، ادیب فاضل۔ مہتمم موجِ نور۔ چکوال ضلع جہلم"۔ صفحہ ۴ پر شیخ عبدالغفور ضیائی نے اظہارِ تشکر کے عنوان سے لکھا۔ "میں حضرت علامہ سید کشفی شاہ نظامی مبلغ اسلام مدظلہ العالی کی خدمتِ گرامی میں مخلصانہ ہدیۂ تشکر و امتنان پیش کرتا ہوں جن کی ناپید امثال اسلام پرورانہ فراخ حوصلگی نے "موجِ نور" کی اشاعت و اطباع میں حیرت انگیز سعی فرمائی"۔

فہرست کے بعد دو صفحوں پر "اغلاط نامہ" ہے۔ اگرچہ اس کے باوجود کتاب میں کہیں کہیں اغلاط رہ گئی ہیں مگر یہ بشری تقاضے کے مطابق ہے۔ ورنہ کتاب کی کتابت خوبصورت ہے اور تصحیح اغلاط کے سلسلے میں بھی کوشش کی گئی ہے۔

محترم عابد حسین شاہ نے اس انتخابِ نعت کی عکسی نقل مجھے مرحمت فرمائی تو اس کے شروع میں لکھ دیا کہ محمد دین ادیب کے حالات کے لیے (ا) تاریخِ چکوال مرتبہ

ڈاکٹر لیاقت علی خاں نیازی (۲) دھن دھرتی از صفدر شاہد اور (۳) دھن ادب و ثقافت از پروفیسر انور بیگ اعوان دیکھی جا سکتی ہیں۔ "تاریخِ چکوال" کے صفحہ ۳۴۷ تا ۳۴۹ پر چونکہ میرے والدِ گرامی راجا غلام محمد ؒ اور راقم الحروف (مدیرِ نعت) کا ذکر "وادئ چکوال کی نثری خدمات" کے عنوان کے تحت ملک منیر نوابی اعوان نے کیا ہے' اس لیے اس کا ایک نسخہ ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی نے ۲ جنوری ۱۹۹۳ کو مجھے دیا تھا' دوسری دونوں کتابیں میرے پاس نہیں ہیں۔ اور عابد حسین شاہ آج کل سعودی عرب میں ہیں۔ اس لیے تاریخِ چکوال میں مولوی ممتاز علی نے "ضلع چکوال کے نامور اساتذۂ کرام" کے ضمن میں محمد دین ادیبؔ کا جن الفاظ میں تذکرہ کیا ہے' وہ قارئینِ نعت کی نذر کیا جاتا ہے۔ اگر کہیں سے مزید حالات دستیاب ہوئے تو بعد میں چھاپ دیے جائیں گے۔

"ملک محمد الدین صاحب ادیبؔ:

آپ کی جائے پیدائش موضع روپوال تحصیل چکوال ہے۔ وہیں سے مڈل کا امتحان پاس کیا جس کے بعد پرانے زمانے کی جے وی اور ایس وی کلاس کی سندات حاصل کر کے گورنمنٹ ہائی سکول چکوال میں ورنیکلر ٹیچرز کے طور پر تعینات ہو گئے اور ۲۵ سال کے عرصۂ ملازمت میں آپ افسرانِ محکمۂ تعلیم مقامی انتظامیہ سے کئی بار متصادم ہوئے لیکن ہر بار فتح یاب ہوئے۔ ملازمت کے دوران میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے' پہلے ادیب فاضل اور پھر منشی فاضل کے امتحانات پاس کیے۔ ادیب فاضل کا امتحان کافی مشکل ہوتا ہے لیکن آپ نے پہلی دفعہ پاس کر لیا۔ لیکن منشی فاضل پاس کرنے کے واسطے بہت صبر آزما منزلیں طے کرنا پڑیں۔ اس کے بعد آپ نے اخبار نویسی' تالیف و تصنیف اور صحافت کی طرف رجوع کیا۔ اردو کی چیدہ چیدہ نعتوں کا ایک مجموعہ "موجِ نور" مرتب فرمایا۔ اردو کے طلبہ کے لیے مضمون نویسی' قواعد صرف و نحو' محاورات اور ضرب الامثال وغیرہ کا ایک مجموعہ بنام "روحِ مضامین" شائع کرایا۔ ایک انگریز ڈی سی ایف ایل ترین نے جب دیہات سدھار کا سلسلہ شروع کیا تو آپ ایک ہفتہ وار اخبار "دیہات

سدھار" کے مدیر بھی رہے۔ آپ کا تعلق حضرت مولانا ظفر علی خان مرحوم سے بہت گہرا اور قریبی تھا۔ وہ آپ پر بھی بہت شفقت فرماتے تھے' اپنے روزنامہ "زمیندار" میں ان کی نگارشات کو خاص اہتمام کے ساتھ شائع ہونے کے مواقع بہم فرماتے۔ تقسیمِ ملک کے بعد آپ نے تقریباً" تمام اخبارات (اردو و انگلش) کی نیوز ایجنسیاں اپنے قبضے میں کر لیں اور مدت تک یہ اجارہ داری ان کے پاس رہی۔ آپ نہایت وجیہ' خوش شکل' دلکش اور پُر رعب شخصیت کے مالک ہیں۔ دل میں بڑی رقّت ہے اور مزاج میں شگفتگی۔ لیکن ایک لمحہ میں تولہ اور دوسرے لمحہ میں ایک من کی کیفیت کے مظہر بھی بن جاتے ہیں۔ ان کے شاگردوں کی تعداد بے حساب و لاتعداد ہے مگر ان کی بے نیازی و عدمِ التفات کی شکایت رہتی ہے۔ آج کل گھر ہی میں زندگی کے سفر کو طے کرتے ہوئے عمر ۸۵ سال سے زیادہ عرصہ گزار چکے ہیں"۔ (ص ۵۶۳' ۵۶۴)

پروفیسر سعید اکبر نے "سرزمینِ چکوال کے شعری ادب کا مختصر جائزہ" میں جامع موجِ نور کا تذکرہ اِن الفاظ میں کیا ہے۔ "پیدائش ۱۹۰۵ چکوال کی بزرگ اور قابلِ احترام ہستی' محمد دین ادیبؔ۔ ادیب صاحب نے نعتیں اور اسلامی نظمیں لکھیں۔ غزل کی طرف بہت کم توجہ دی۔ "موجِ نور" کے نام سے ان کا ایک نعتیہ مجموعہ (؟) شائع بھی ہوا۔ گورنمنٹ ہائی سکول چکوال میں بطورِ مدرسِ علوم شرقیہ ریٹائر ہوئے۔ (نمونۂ کلام)

تاباں ہے جس کے قطرے میں کون و مکاں کا ہوش
ہے لاکلام بادۂ پندارِ مصطفیٰ ﷺ
سب خاکسار ہو گئے دنیا میں سر بلند
جب آئے زیرِ سایۂ دیوارِ مصطفیٰ ﷺ

(ص ۲۸۶' ۲۸۷)

خواجہ بابر سلیم نے "چکوال میں صحافت کا ارتقا" میں لکھا ہے: "دوسری طرف چکوال میں مولوی محمد دین ادیبؔ ایک اعلیٰ پائے کے صحافی تھے۔ ایک طویل مدت تک

روزنامہ "جنگ" کی نمایندگی کرتے رہے۔ ایک رسالہ "دیہات سدھار" کے نام سے نکالا تھا"۔ (ص ۳۶۴)

"تاریخِ چکوال" کے لیے محمد دین ادیب نے چکوال کے مشہور نعت خواں قاضی عبد الرب اختر کا تعارف بھی لکھا (ص ۳۹۶)

"تاریخِ چکوال" ۱۹۹۲ میں شائع ہوئی' اس وقت ادیب بقیدِ حیات تھے' اللہ کرے' اب بھی بقیدِ صحت و حیات ہوں۔

"موجِ نور" میں دیباچ اور "عرض مدعا" کے بعد ظفر علی خاں کی وہ "حمدِ ذوالجلال ہے" جس کا آخری شعر یہ ہے:

نہ جا اُس کے تحمّل پر کہ ہے بے ڈھب گرفت اس کی
ڈر اس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا

("اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْد" کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ کے ساتھ "بے ڈھب گرفت" اور "انتقام" کے الفاظ مجھے تو نہیں جچتے)

مرزا بیضا خاں مروی ایرانی کے مسدس "طلوعِ سحر" کے آٹھ بند کتاب میں ہیں' قارئینِ نعت کے لیے صرف تین بند نقل کیے گئے ہیں۔ لیکن اس سلسلے میں قابلِ لحاظ بات یہ ہے کہ مسدس میں بھی اور ان کی دوسری نعت "زمزمۂ نعت" (ص ۷۷) میں بھی تخلص "فیض" استعمال ہوا ہے۔ نام میں دونوں جگہ یہ تخلص درج نہیں ہے۔

"حصۂ سلام" میں لسان الحسان علامہ یعقوب حسین ضیاؔء القادری بدایونی کا ایک سلام (سات بند) بھی ہے' اسے ماہنامہ "نعت" میں یوں شامل نہیں کیا گیا کہ ضیاؔء القادری مرحوم کے سیکڑوں سلام ماہنامہ "آستانہ" دہلی میں چھپے' اور ہم ان کے سلاموں کے انتخاب پر مشتمل ایک شمارہ مرتب کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ "موجِ نور" میں شامل سلام کا ایک بند دیکھیے:

کون و مکاں کے تاجور مالکِ جملہ بحر و بر

تیرے حریمِ ناز پر کب سے جہاں کی ہے نظر
سن لے فغانِ بے اثر جانِ مراد! لے خبر
تو کہ ہے سیّدُ البشر بہرِ خدا ہو چارہ گر
غم میں ہیں مبتلا غلام
تجھ پہ درود اور سلام

"موجِ نور" میں ظفر علی خاں کی وہ مشہورِ زمانہ نظم بھی شامل ہے۔ جس میں واقعۂ رجیع کا ایک ایمان افروز حصّہ منظوم ہے۔ اگرچہ یہ واقعہ زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہیں' حضرت خُبیب رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آیا تھا۔ نظم "عشقِ رسول ﷺ" کا پہلا شعر یہ ہے:

پرستارانِ لات و نسر مُشکیں زید رضی اللہ عنہ کی کَس پر
جب اس اسلام کے شیدا کو مقتل کی طرف لائے

"موجِ نور" میں "حجتِ حق کا اہتمام" کے عنوان سے پانچ اشعار کی ایک اور نظم بھی ہے۔ جس کا پہلا شعر یہ ہے:

مصطفیٰ ﷺ کو جب ملا پیغامِ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
گل ہمیشہ کے لیے شمعِ نبوت ہو گئی

ان کی ایک اور نعت جو شاملِ کتاب ہے' اس کا مطلع یہ ہے:

اے نشانِ حجتِ حق' مظہرِ شانِ جلیل
تو نے کی تکمیلِ آئینِ مسیحاؑ و خلیلؑ

ان کی اُس مشہورِ زمانہ نعت کے آٹھ شعر بھی کتاب میں ہیں' جس کا مطلع ہے:

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

(مجھے تو یہ شعر بھی حضورِ اکرم ﷺ کے مقام سے کم تر لگتا ہے۔ جو شمع

"دنیا کے درباروں" میں جھلکتی پھرے، وہ حضورِ پُرنور ﷺ کی ذاتِ گرامی نہیں ہو سکتی)

بعض شاعروں کے کلام میں مدینۂ کریمہ (علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) کے لیے یثرب کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، ہم نے اس غرض سے اسے "طیبہ" میں بدل دیا ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے اِس شہرِ کرم کے لیے "یثرب" کے استعمال کی ممانعت فرما رکھی ہے۔ جہاں "یثربی" وغیرہ الفاظ ہیں، انھیں ضرورتِ شعری کے لیے اسی طرح رہنے دیا ہے۔

"موجِ نور" میں الطاف حسین حالیؔ کی "مسدّس مدّوجزرِ اسلام" کے تین نعتیہ بند بھی "رحمت للعالمین ﷺ" کے عنوان سے دیئے گئے ہیں۔ مسدس کے نعتیہ اشعار میں سے ایک میں حالیؔ نے حضورِ پُرنور ﷺ کے لیے "راعی" کا لفظ استعمال کر دیا ہے، جو "لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا" کے قرآنی حکم کی صریح خلاف ورزی ہے۔ میرے آٹھویں اردو نعتیہ مجموعے "قطعاتِ نعت" میں ایک قطعہ یہ ہے:

"راعی" آقاؐ کو "مسدّس" میں جو حالیؔ نے کہا
ہو جو نادانستگی میں بھی، تو گستاخی ہے یہ
لازمی ٹھہرایا خالق نے جب اِس سے احتراز
حبطِ اعمالِ صحیحہ کے لیے کافی ہے یہ

(اگرچہ "موجِ نور" میں حالیؔ کا وہ بند نہیں دیا گیا)

"آنچہ خوباں ہمہ دارند، تو تنہا داری" کی تضمین بصورتِ مسدس (از محمودؔ اسرائیلی) کے سات بند کتاب میں ہیں، ہم نے صرف تین بند منتخب کیے ہیں۔ اس طرح زیرِ نظر شمارہ دراصل "موجِ نور" میں شامل نعتوں کے انتخاب پر مشتمل ہے۔

مرزا بیضا خاں مروی ایرانی کی "زمزمۂ نعت" کا مطلع یہ ہے:

ہاں بندۂ درگاہ ہے یہ خستہ جگر بھی

اے صاحبِ لولاک ﷺ توجّہ ہو اِدھر بھی

ابو الاثر حفیظؔ جالندھری کے "شاہنامۂ اسلام" سے سات اشعار "محمد ﷺ کی محبت" کے عنوان سے بھی شامل ہیں، ایک شعر یہ ہے:

محمد ﷺ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو ایماں نامکمل ہے

سیمابؔ اکبر آبادی کی نظم "مدبّرِ اعظم ﷺ" ۲۴۔ اشعار پر مشتمل ہے، زیرِ نظر انتخاب میں صرف نو اشعار شامل ہیں جس کا سبب صفحات کی قلّت کے سوا کچھ نہیں مگر "موجِ نور" میں ان کی نعت "پیام لائی ہے بادِ صبا مدینے سے" دو جگہ درج ہے (صفحہ ۸۲، ۸۳ پر بھی اور ۱۷۴، ۱۷۵ پر بھی)

اعجازؔ صدیقی (سیکرٹری سیماب لٹریری لیگ آگرہ) کی نعت "آنکھوں میں ہے" نے مدیرِ نعت کی آنکھوں کو بار بار متأثر کیا ہے۔

اصغر حسین نظیرؔ لودھیانوی کی جو دو نعتیں قارئینِ "نعت" کے سامنے نہیں رکھی جا سکیں، ان کے مطلعے دیکھیے:

نمازِ محبت کا یوں حق ادا ہو
سرِ بندگی ہو، درِ مصطفیٰ ﷺ ہو

اٹھ کے طیبہ میں پہنچ جائے گی میری خاک آپ
رفتہ رفتہ راہ پر آجائیں گے افلاک آپ

چودھری ذکاء اللہ بسملؔ کی ایک نظم "شانِ مصطفیٰ ﷺ" چودہ بندوں پر مشتمل ہے۔ پہلا بند یہ ہے:

تری شان سدرۂ سروری
ہوئی ختم تجھ پہ پیمبری
تری خاکِ پا ہے سکندری

تری زر خرید ہے برتری

بسمل کے جس مخمس کے چار بند ہم نے دیے ہیں، موجِ نور میں اس کے ۹ بند ہیں۔ ان کی ایک اور نعت بھی شاملِ موجِ نور ہے، اس کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیے:

یہ بات ہے سچی، کوئی مانے کہ نہ مانے
ہے زیست کا اقرار بھی اقرارِ محمد ﷺ

بسمل کی ایک اور طویل نعت "منجی النساء" ۳۶ اشعار پر مشتمل ہے۔ ایک شعر دیکھیے:

مضمر یہی ہے "ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ" میں رمز
عزت سے عورتوں کی، معزز ہے مرد ذات

رضا علی وحشت کلکتوی کی ایک نعت کے سات اشعار بھی "موجِ نور" میں ملتے ہیں۔ ایک شعر یہ ہے:

کیوں نہ منظورِ نظر ہو تیرے کوچے کا غبار
عین یہ تو سرمۂ چشمِ بصیرت ہو گیا

منظور حسین ماہر القادری کی نظم "حریتِ کاملہ کا مبلغِ اعظم ﷺ" بھی زیرِ نظر انتخابِ نعت میں شامل ہے۔ ایک شعر دیکھیے:

حبیبِ حق ﷺ کے نثار جاؤں، بدل دیا یوں نظامِ دنیا
کھڑے کیے ایک صف میں لا کر امیر و مفلس، غلام و آقا

وفا فرخ آبادی کی ایک نعت کے نو اشعار ہم نے دیے ہیں، اسی ردیف و قافیہ میں ان کی دس اشعار کی ایک اور نعت بھی "موجِ نور" میں ہے۔ اس کا مقطع دیکھیے:

ہاتھ اٹھائے کیوں نہ دعا کو، رحم کی ہے امید وفا کو
ہو نہ کہیں مایوس خدارا صلی اللہ علیہ وسلم

نواب سراج الدین احمد خاں سائل دہلوی کی نو اشعار کی نعت شاملِ انتخاب ہے

لیکن اس کی عکسی نقل پڑھی نہیں جاتی، کہیں اور سے اسے نقل کرنا مناسب نہیں سمجھا، اس لیے اسے قارئین کی نذر نہیں کیا جا سکا۔ ایک شعر ملاحظہ کیجیے:

یا نبی ﷺ آفتِ خورشیدِ قیامت سے بچا
حشر میں سر پہ رہے سایۂ داماں تیرا

محمد علی جوہر کی نعت تو ہر اچھے انتخاب میں ملتی ہے، یہاں بھی نظر آتی ہے:

بے مایہ ہیں ہم لیکن شاید وہ بُلا بھیجیں
بھیجی ہیں درودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

پروفیسر اکبر خاں حیدری کی نظم "سیرتِ رسول ﷺ" چھے قطعات اور ایک شعر پر مشتمل ہے۔ التزام یہ ہے کہ ہر قطعے کا پہلا اور تیسرا مصرع اور دوسرا اور چوتھا مصرع آپس میں ہم قافیہ ہیں۔ پہلا قطعہ یہ ہے۔

وہ سیرتِ رسول ﷺ کی ہر دل عزیزیاں
وابستہ جن سے ملتِ بیضا کا تھا وقار
مضمر تھی جن کے حسن میں تسخیرِ دوجہاں
اسلام کے عروج کا جن پر تھا انحصار

صرف "اکبر" کے نام سے اکبر وارثی میرٹھی کی مشہور نعت "جب باغِ جہاں کے مالی نے کی دیکھا بھالی پھولوں کی" کے نو اشعار بھی "موجِ نور" میں ملتے ہیں۔ محوی کی نعت کا مطلع یہ ہے:

خود بخود ہو گا اثر اس آہِ بے تاثیر میں
ہے اگر دیدار حضرت ﷺ کا رقم تقدیر میں

منشی عبدالقیوم میرٹھی کا ایک شعر دیکھیے:

یا الٰہی! وہ بھی دن ہوں گے کبھی مجھ کو نصیب
دیکھوں اِن آنکھوں سے میں روضہ رسولُ اللہ ﷺ کا

محمد متین اللہ خاں واثق ٹونکی کی ایک نظم کے چودہ اشعار "صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان سے دیے گئے ہیں جن میں ڈھونڈے کو نعتیت نہیں ملتی۔

سرخیلِ منافقین عبد اللہ بن اُبَی کے ساتھ حضور ﷺ کے حسنِ سلوک پر ماسٹر باسط علی بسوانی کی ایک نظم "باد شمناں مدارا" بھی شاملِ کتاب ہے۔ آخری شعر دیکھیے:

دشمنوں کے واسطے جب رحم کا یہ حال ہو
دوست اس کے لطف سے پھر کیوں نہ مالا مال ہو

محمد احمد خاں بشرؔ نوری کی میلادیہ نعت کا ایک شعر دیکھیے:

خبر دیتے چلے آئے ہیں جس کی انبیاءؑ سارے
وہ عبدالمطلب ؓ کے گھر میں بن کر رہنما آیا

پنڈت ہری چند اخترؔ ایم اے کی مشہور نعت "اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا" مہاراجا سر کشن پرشاد شادؔ کی "میرا ایمان وحدتِ باری۔ اس لیے دل ہے میرا نورانی" "کانِ عرب سے لعل نکل کر سرتاج بنا سرداروں کا" اور "جب نورِ اَحد کا آ چکا اس دنیا کے درباروں میں" لالہ دھرم پال گپتا وفاؔ (مدیرِ اعلیٰ اخبار تیج دہلی) کی "لقب نہ کیوں ترا خیر الانام ہو جائے" پیارے لال رونقؔ دہلوی کی "نظر آئے نہ جلوہ ہر گھڑی کیونکر محمد ﷺ کا" لالہ لچھمی نرائن سخاؔ کی "شرحِ اوصافِ پیمبر ﷺ مری تقدیر میں ہے" (ماہنامہ نعت سخاؔ کی شاعری پر ایک پورا نمبر چھاپ چکا ہے۔ جس میں ان کی ۵۰ نعتیں بھی ہیں۔ جولائی ۱۹۹۲) دلّو رام کوثریؔ کی "مدینے میں مجھ کو بلا، یا محمد ﷺ" (ماہنامہ نعت کی اشاعتِ خصوصی "غیر مسلموں کی نعت گوئی" میں کوثریؔ کا تذکرہ ۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ ص ۲۵۵ تا ۲۶۹) پنڈت برجموہن لال تکو زیبا بی اے۔ ہیڈ ماسٹر ہندو آریہ ہائی سکول امرتسر کی "سبق وحدت کا دنیا کو دیا حضرت محمد ﷺ نے" لالہ لال چند فلکؔ کی "نغمۂ وحدتِ حق دہر میں گایا تو نے" اور لالہ امرچند قیسؔ جالندھری (معاون ایڈیٹر روزنامہ "ملاپ"

لاہور) کی مشہور نعت "وہ ابرِ فیضِ نعیم بھی ہے، نسیمِ رحمت شمیم بھی ہے" (ماہنامہ "نعت" کی اشاعتِ خصوصی میں صفحہ ۲۴۰ تا ۲۴۷ پر قیسؔ کا تذکرہ اور نعتیں ہیں) "موجِ نور" میں شامل ہیں۔

امرت لال میکشؔ کی نعت پہلی بار "موجِ نور" میں سامنے آئی ہے۔ نیز امرچند قیسؔ کے یہ دو شعر بھی پہلی مرتبہ "موجِ نور" میں دیکھے ہیں:

زمرۂ اہلِ عشق میں اتنا تو امتیاز دے
عشق جو مجھ کو دے خدا، عشقِ شہِ حجاز ﷺ دے
جن کو ہے ناز کی ہوس، ان کو ادا و ناز دے
میں ہوں ترا نیاز مند، مجھ کو سرِ نیاز دے (ص ۱۶۱)

"موجِ نور" میں اخترؔ شیرانی (مدیرِ اعلیٰ "خیالستان") کی ایک نعت کے پانچ اشعار بھی ہیں۔ مطلع ہے:

دلِ زار ہے داغ دارِ مدینہ
پھلی پھولی ہے کیا بہارِ مدینہ

صفحہ ۱۷۶، ۱۷۷ پر "روضۂ رسول ﷺ" کے عنوان سے مثنوی کے دس اشعار دیے گئے ہیں جن کے ساتھ شاعر کا نام نہیں۔ فہرست میں بھی "ماخوذ" لکھا ہے۔ لیکن ان دس اشعار سے "روضۂ رسول ﷺ" کی کہیں تصویر کشی نہیں ملتی۔

تاجورؔ نجیب آبادی کی استمدادیہ نعت کے پانچ اشعار شاملِ کتاب ہیں لیکن غلطیاں اس قدر ہیں کہ مطلب غتربود ہو گیا ہے۔ ایک شعر حاضر ہے:

دشمنِ جاں ہمارے بنے چارہ گر، چارہ سازوں نے بدلی ہے ہم سے نظر
کس کو معلوم ہے ہم پہ کیا بن گئی، کس سے پوچھیں ہمیں آج کیا ہو گیا

مجموعی طور پر محمد دین ادیبؔ کا یہ انتخابِ نعت اس قابل ہے کہ اس کا ذکر معیاری منتخباتِ نعت میں کیا جائے۔

موج نور

عاشقِ اُمّت، حبیبِ کبریا ﷺ پیدا ہُوا
سرورِ دیں، خواجۂ ہر دوسرا ﷺ پیدا ہُوا

مقتدائے انبیا و اَتقیا و اَصفیا
مرتضیٰ و مجتبیٰ و مصطفیٰ ﷺ پیدا ہوا

مژدہ باد اے ابنِ مریمؑ شاداں شو اے خلیلؑ
"اِسْمُہٗ اَحْمَد" امامِ انبیاء ﷺ پیدا ہوا

حسب الارشادِ خدا پیغمبرِ آخر زماں ﷺ
اکمل الانساں بقولِ ارتقاء پیدا ہوا

جس کے لشکر نے مسخّر کر لیے ملک اور دل
وہ سپہ سالارِ میدانِ وغا پیدا ہوا

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدْ ہو جائے گا وردِ زباں
نغمۂ توحید کا نغمہ سرا پیدا ہوا

مغفرت کی ہو گئی پوری تمنائے ظہور
شافعِ محشر ﷺ بہ الطافِ خدا پیدا ہوا

فرقہ و رنگ و وطن کے تفرقے مٹ جائیں گے
عزت افزائے علوم و اِتقا پیدا ہوا

افتخارِ اِنس و جاں صد نازشِ کرّوبیاں
قومِ مسلم کا امام و پیشوا پیدا ہوا

(محمد بخش) مسلم بی اے

موج نور

نگاہوں میں ہے خاکِ رہ گزارِ شاہ ﷺ کا جلوہ
مقابل جس کے ہے بے کیف مہر و ماہ کا جلوہ

جہاں کے پیشوا ہو، مظہرِ شانِ الٰہی ہو
تمہارا جلوۂ دلکش ہے خود اللہ کا جلوہ

چمک اٹھا ہر اک ذرہ ضیائے حسنِ رعنا سے
نہ ایسا مہر کا جلوہ، نہ ایسا ماہ کا جلوہ

زمین و آسماں روشن ہوئے ہیں جس کے پرتو سے
وہ ہے تیرے کسی وابستۂ درگاہ کا جلوہ

خدا کا نور ہے اللہ رے شانِ حسنِ محبوبی
دو عالم کا اجالا ہے رسولؐ اللہ ﷺ کا جلوہ

شبِ معراج ہر سُو قدسیوں میں شور برپا تھا
نہیں دیکھا ہے جس نے، دیکھ لے اللہ کا جلوہ

لقب ہو جائے گا مشہور عیشِؔ نامراد اپنا
اگر دیکھا نہ جیتے جی رسولؐ اللہ ﷺ کا جلوہ

عیشؔ فیروزپوری

موجِ نور

ہُوا غُل دہرِ حادث میں جو وہ نُورِ قِدم چمکا
کوئی اب دیکھے نقشہ لوحِ پیشانیٔ آدم کا

سمجھ کر اس کو محرابِ عبادت جھک گئی دنیا
جو آیا آپ کے ابرو میں، رتبہ بڑھ گیا خم کا

اسیرِ حلقۂ زلفِ درازِ مصطفیٰ ﷺ ہوں میں
قیامت تک نہ ہو گا ختم افسانہ مرے غم کا

نیا نقشہ ہے ہر دم ضعف سے ہجرِ محمد ﷺ میں
تغیّر میری صورت کا بنا ہے رنگ عالم کا

ہزاروں حاتمِ طائی بنے ہیں بات کہنے میں
زباں سے نام لے کر کوئی دیکھے میرے حاتم کا

بنا مسجودِ قدسی خاکساری کے سبب خاکی
بہت رتبہ زیادہ سے زیادہ ہو گیا کم کا

مری تر دامنی بھی دیکھنا کیا کام آئی ہے
بجھا جاتا ہے اٹھ اٹھ کر ہر اک شعلہ جہنّم کا

تپشؔ دشوار ہے یہ جلوۂ نعتِ رسولُ اللہ ﷺ
ذرا ہشیار! پیدا ہو نہ پہلو مدح میں ذم کا

عبداللطیف تپشؔ (ایم اے ایم او ایل)

موجِ نور

مسلّط بزمِ عالم پر ہوئی یوں تیرہ سامانی
کہ تھی جگنو سے بھی کمزور سورج کی درخشانی
شکنجہ جوَر و استبداد کا تھا اور دنیا تھی
کہیں فخرِ جہاں داری کہیں فرِّ جہانبانی
سیاست ہی خدا تھی اور سیاست ہی خدائی تھی
خودی نے محو کر دی تھی خدا فہمی خدا دانی

مُدبّر خاکِ بطحا نے کیا آخر نیا پیدا
سیاست میں بھی جس نے کی محبت کی ادا پیدا
اصولِ نو پہ قائم کی اساسِ زندگی اس نے
کمال روح سے کی اک مقدس تر فضا پیدا
تمدّن کو کیا آراستہ تہذیبِ کامل سے
تدبّر سے کیا دنیا و دیں میں واسطہ پیدا

سلام اے صبحِ کعبہ اور سلام اے شامِ بت خانہ
تو چمکا بزمِ آزر میں بہ اندازِ خلیلانہ
حریمِ پاک تیرا اک بلند ایواں حقیقت کا
چراغِ شہپرِ جبریلؑ تیرے در کا پروانہ
مجھے معلوم ہے رازِ غلامی اہلِ عالم کا
ہے آدابِ سیاست سے ترے، ذہن ان کا بیگانہ
اگر پیرو ترا پھر عالمِ ایجاد ہو جائے
تو انساں کیا، یہ ساری کائنات آزاد ہو جائے

سیمابؔ اکبر آبادی

موجِ نور

نہ ہو جو واقفِ معنیٰ وہ مدّعا ہوں میں
نبی ﷺ کے عشق میں کچھ ایسا کھو گیا ہوں میں

رموزِ عشق سے کس درجہ آشنا ہوں میں
کہ تجھ سے تیری محبت کو مانگتا ہوں میں

بنا دیا ہے مجھے بے نیازِ ہیبتِ غیر
اسی ادائے محمد ﷺ پہ مر مٹا ہوں میں

دیا ہے جب سے محمد ﷺ نے درسِ حبِّ وطن
وطن کی شمع کا پروانہ بن گیا ہوں میں

محال ہے کوئی مسلم ہو اور غلام بھی ہو
نبی ﷺ کے منہ سے یہ پیغام سن رہا ہوں میں

ادھر بھی ایک کرم کی نگاہِ جاں پرور

موجِ نور

رسولِ ہاشمی ﷺ جو قبلہ گاہِ اہلِ ایماں ہے
شرافت جس پہ صدقے ہے شجاعت جس پہ قرباں ہے

وہ اُمّی جس کی ہر اک بات صد حکمت بداماں ہے
وہ جس کا ہر عمل تشریحِ نکتہ ہائے قرآں ہے

وہ جس کے سامنے سب فلسفی سر در گریباں ہیں
خرافاتِ مجسم جس کے آگے عقلِ یوناں ہے

وہ جس کے نام سے پاپا و قیصر تھرتھراتے ہیں
وہ اب بھی خلوتوں سے جس کے روحِ کفر لرزاں ہے

وہ جس نے امتیاز اسود و ابیض مٹا ڈالا
نگاہِ لطف میں جس کی ہر اک انسان انساں ہے

وہ جس نے بندہ و آقا کو اک سطحِ شرف بخشی

موجِ نور

وہ دیکھ! فضائے ہستی میں انوار کا اک طوفاں اٹھا
وہ حسن کی بارش ہونے لگی، وہ ابرِ ضیا افشاں اٹھا

ساقی نے سجائے جام وسبو، بادل لڈے کلیاں چٹکیں
اک شورِ صلائے عام، سرِ صہبا کدۂ عرفاں اٹھا

شب ختم ہوئی، تارے ڈوبے، گردوں کے دریچے کھلنے لگے
پیغامِ طرب دینے کے لیے، پیکِ سحرِ خنداں اٹھا

تصویرِ حیاتِ فانی سے باطل کی سیاہی دھونے کو
سامان طرازِ روح لیے، نقّاشِ مہرِ تاباں اٹھا

آئیں، وہ تلاشِ حسنِ ازل کا سوز ہے جن کے سینوں میں
اس بزم میں جو مضطر آیا، وہ تُفتہ جگر شاداں اٹھا

بیدار ہے روحِ آسائش، اب بزمِ جہاں نورانی ہے
وہ دورِ شب آرا ختم ہوا وہ صبر شکن ساماں اٹھا

ہر فتنہ گرِ محرومِ یقیں کا خرمنِ ہستی جلنے لگا
اک برق سی چمکی پیشِ نظر اک شعلہ سرِ داماں اٹھا

بکھرے ہیں ہزاروں مہرِ مبیں، ہے محوِ تحیّر چرخِ بریں
پردہ تھا جو تیرے جلووں پر اے انجمنِ امکاں اٹھا

مٹتی ہے دلوں کی بے چینی، پیغام طرب کے آتے ہیں
چلتی ہے نسیمِ روح فزا، اب غنچے کھلتے جاتے ہیں

علی اختر (حیدر آباد دکن)

موجِ نور

دیتے ہیں سب انبیاءؑ گواہی تیری
دنیا تری ہے دیں پناہی تیری
روشن تجھ سے ہے محفلِ کون و مکاں
ہے دونوں جہاں میں بادشاہی تیری

بخشی انساں کو ارجمندی تو نے
کی دور جہاں سے مُستمندی تو نے
ذروں کو فروغِ جلوۂ مہر دیا
پستی کو بنا دیا بلندی تو نے

اس نور مبیں سے این و آں روشن ہیں
روشن ہیں زمین و آسماں، روشن ہیں
ہیں جلوہ فروزِ بزمِ کونین حضور ﷺ
اک شمع سے یہ دونوں مکاں روشن ہیں

اسکندر و دارا کا حشم کیا شے ہے؟
اور دبدبۂ قیصر و جم کیا شے ہے؟
ہو شاہِ عرب ﷺ کا جس کی نظروں میں جلال
اس کے لئے شوکتِ عجم کیا شے ہے؟

چراغ حسن حسرت

موجِ نور

سلام اے آمنہؓ کے لال، اے محبوبِ سُبحانی ﷺ
سلام اے فخرِ موجودات ﷺ فخرِ نوعِ انسانی

سلام اے ظلِّ رحمانی، سلام اے نورِ یزدانی
ترا نقشِ قدم ہے زندگی کی لوحِ پیشانی

سلام اے سِرِّ وحدت اے سراجِ بزمِ ایمانی
زہے یہ عزت افزائی، زہے تشریف ارزانی

ترے آنے سے رونق آ گئی گلزارِ ہستی میں
شریکِ حالِ قسمت ہو گیا پھر فضلِ ربّانی

تری صورت تری سیرت ترا نقشا ترا جلوہ
تبسّم، گفتگو، بندہ نوازی، خندہ پیشانی

اگرچہ فَقْرُ فَخْرِیْ رتبہ ہے تیری قناعت کا
مگر قدموں تلے ہے فرِّ کسرائی و خاقانی

حفیظِؔ بینوا بھی ہے گدائے دامنِ دولت
عقیدت کی جبیں تیری مروّت سے ہے نورانی

ترا در ہو مرا سر ہو، مرا دل ہو ترا گھر ہو
تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی

سلام اے آتشیں زنجیرِ باطل توڑنے والے
سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے

ابو الاثر حفیظؔ جالندھری

موجِ نور

آج وہ دن ہے کہ رفعت مدحِ پیغمبر ﷺ میں ہے
آج وہ دن ہے کہ شانِ طور اس منبر میں ہے

آج وہ دن ہے کہ ظاہر ہوتے ہیں ختم الرسل ﷺ
مرحبا صلِّ علیٰ کا شور بحر و بر میں ہے

آج وہ دن ہے، لرزتے ہیں سلاطینِ زمن
زلزلہ ایوانِ کسریٰ، قلعۂ قیصر میں ہے

آج وہ دن ہے جھکی پڑتی ہے رحمت کی گھٹا
بعدِ مدت آج پھر آسودگی ہر گھر میں ہے

آج وہ دن ہے چھُپا پھرتا ہے شیطانِ لعیں
اک ہزیمت کا سا نقشہ اُس کے کُل لشکر میں ہے

آج وہ دن ہے کہ اوندھے گر پڑے لات و ہُبل
آج سے نقصاں ہی نقصاں صنعتِ آزر میں ہے

آج وہ دن ہے فرشتوں کا زمیں پر ہے ہجوم
خدمتِ روح الامینؑ آج آمنہؓ کے گھر میں ہے

آج وہ دن ہے کہ تھا جس کا جہاں کو انتظار
جشنِ میلادِ مبارک آج ہر اک گھر میں ہے

آج وہ دن ہے کہ فرحتؔ محوِ شوقِ دید ہے
جسم راس محفل میں ہے، جاں گنبدِ اخضر میں ہے

مرزا فرحت اللہ بیگ دہلوی

فتنہ خیزی، ہرزہ کاری رک گئی سب یک بیک
کفر کے سر پر جو چمکی تیری تیغِ خوں فشاں

بے کسوں کی شامِ تیرہ بن گئی روزِ امید
ظالموں کی صبحِ روشن بھی ہوئی ظلمت فشاں

مزرعِ ہستی کو تو نے ابرِ رحمت سے رکیا
از سرِ نو تازہ و شاداب و رشکِ گلستاں

تیرے نقشِ پا سے ہے ظاہر کمالِ رہبری
تیرا نصب العین ہے حکمِ خدائے دو جہاں

اس حقیقت کو کیا تو نے یقیں سے سرفراز
جس پہ ڈالا تھا جہاں نے پردۂ وہم و گماں

رہ نوردانِ ضلالت آ گئے اس راہ پر
جس پہ چل کر قوم ان کی ہو گئی گردوں نشاں

تیرے قدموں میں گرے تو مل گیا وہ دینِ پاک
جس کے دم سے مل گئی ہم کو حیاتِ جاوداں

عشق تیرا ہے رہنمائے فوز و جانِ ارتقا
اے شفیع المذنبیں اے مقتدائے انس و جاں ﷺ

تیری بخشش کی گھٹائیں آج تک ہیں نور پاش
اور تیرا ابرِ رحمت آج تک ہے دُر فشاں

تیرا مسکن جلوہ زارِ حسنِ قدرت اور تُو
مرجعِ ابنائے آدم، مرکزِ کرّ و بیاں

محمد دین ادیب (مرتّب)

موجِ نور

اے خاورِ حجاز کے رخشندہ آفتاب ﷺ
صبحِ ازل ہے تیری تجلّی سے فیض یاب

زینت ازل کی ہے، تو ہے رونق ابد کی تو
دونوں میں جلوہ ریز ہے تیرا ہی رنگ و آب

چوما ہے قدسیوں نے ترے آستانے کو
تھامی ہے آسماں نے جھک کر تری رکاب

شایاں ہے تجھ کو سرورِ کونین ﷺ کا لقب
نازاں ہے تجھ پہ رحمتِ دارین ﷺ کا خطاب

برسا ہے شرق و غرب پہ ابرِ کرم ترا
آدمؑ کی نسل پر ترے احساں ہیں بے حساب

پیدا ہوئی نہ تیری مواخات کی نظیر
لایا نہ کوئی تیری مساوات کا جواب

خیر البشر ﷺ ہے تُو تو ہے خیر الامم وہ قوم
جس کو ہے تیری ذاتِ گرامی سے انتساب

لیکن یہ قوم آج زمانہ میں ہے ذلیل
حالانکہ تھی تمام زمانہ کا انتخاب

مغرب کی دست بُرد سے مشرق ہوا تباہ
ایماں کا خانہ کفر کے ہاتھوں ہوا خراب

صد ہا ترے غلام زمانے کی قید میں
دن زندگی کے کاٹ رہے ہیں بصد عذاب

دنیا کے گوشہ گوشہ میں ہے گرچہ آج کل
امت تری رہینِ ستم ہائے بے حساب

پھر بھی ہے اس کو لاج ترے نامِ پاک کی
پروانہ وار جس پہ تصدّق ہیں شیخ و شاب

ہے ان کے ایک ہاتھ میں سیفِ ید اللّٰہی
اور دوسرے میں ہے تری لائی ہوئی کتاب

الحاد کے ہجوم پہ گرتے ہیں ٹوٹ کر
شیطاں پہ آسماں سے گرے جس طرح شہاب

چہرے پہ زخم کھائے مگر منہ نہ پھر سکا
گلگونۂ عذار ہے اندیشۂ عقاب

اے قبلۂ دو عالم و اے کعبۂ دو کون ﷺ
تیری دعا ہے حضرتِ باری میں مستجاب

طیبہ کے سبز پردے سے باہر نکال کر
دونوں دعا کے ہاتھ بصد کرب و اضطراب

حق سے یہ عرض کر کہ ترے ناسزا غلام
عقبیٰ میں سرخرو ہوں تو دنیا میں کامیاب

ظفر علی خاں

موج نور

اے کہ ترا وجود ہے چرخِ جہاں کا آفتاب
اے کہ ترا ظہور ہے وجہِ فیوضِ بے حساب

تیرے کرم سے ہے عیاں جلوۂ گلشنِ بہشت
تیرے غضب میں ہے نہاں نارِ سعیر کا عذاب

زین ترے براق کی کرسئ صدرِ بزمِ قدس
حلقہ تری رکاب کا حلقۂ چشمِ ماہتاب

کفر سے ہو سکے گا کیا دیں کا ترے مقابلہ
بحر نواز موج کے سامنے کیا کرے حباب

تیری گلی کی خاکِ پاک سرمۂ دیدۂ قمر
تیرے حریم کا غبار غازۂ روئے آفتاب

دور ہوا فنا کا خوف ہستئ بے ثبات سے
بزمِ ممات ہو گئی مست مئے حیات سے

تیری خموشئ حسیں درسِ رموزِ زندگی
تیری نوائے دلنشیں نغمۂ سازِ سرمدی

وقتِ مدد ہے یا نبی ﷺ آج کہ تیری قوم پھر
تیغِ نفاق و بغض سے کرنے لگی ہے خود کشی

جو تھے محمدی وہ آج جذبۂ انتشار سے
ہیں حنفی و شافعی و مالکی اور حنبلی

شمسِ عجم، مہِ عرب دیکھ! کہ ہو رہا ہے جذب
ظلمتِ شامِ غرب میں جلوۂ ماہِ یثربی

جن کے قدم سے حریت رونقِ بزمِ دہر تھی
ان کا گلا ہے اور اب حلقۂ طوقِ بندگی

ولولۂ عمل ہو کیا، جوش ہو خاک عزم میں
ڈوبے ہوئے ہیں اہلِ رزم بحرِ خمارِ بزم میں

خواب گہِ بہشت سے تو اگر اب دعا کرے
چشم زدن میں خسروی مسلمِ بے نوا کرے

نورِ ربوبیت سے پھر ظلمتِ شرک کر فنا
بندۂ درگہِ بشر بندگیٔ خدا کرے

دل میں ہو سوزِ حبِّ قوم، سوز میں ایسی برق ہو
جس سے جہاں میں خرمنِ ظلم و ستم جلا کرے

شوقِ شہادت اس قدر ہو کہ ہر اک ستم زدہ
زندہ جہاں میں سنّتِ کشتۂ کربلا کرے

فکرِ ممات چھوڑ کر مسلمِ زندگی پسند
دہرِ فنا مآل میں آرزوئے بقا کرے

بزمِ جہاں میں دور ہو جامِ مئے حجاز کا
توڑنا ہے پسند اگر خُم کدۂ مجاز کا

خدا بخش اظہر امرتسری

موجِ نور

طیبہ کے ماہتاب اے بطحا کے آفتاب
سارا جہاں ہے تیری تجلّی سے فیض یاب

تیرا کلام زمزمۂ بربطِ "بَلیٰ"
تیری صدا "اَلَسْت" کے میخانہ کی شراب

تیرے کرم میں گلشنِ فردوس کی شمیم
تیرے غضب میں شعلۂ دوزخ کا التہاب

دنیائے نو کا نقشہ ہیں تیرے نقوشِ پا
تیرے جلَو میں دوڑتے پھرتے ہیں انقلاب

جس سے چھُپی ہوئی تھی بصیرت کی روشنی
تو نے اٹھا دیا دلِ انساں سے وہ حجاب

جمہوریت سے تیری ہراساں ہے قیصری
ہے تیری حرّیت سے غلامی کو اکتساب

اللہ رے انقلاب، جہالت کے چرخ سے
تو نے کیا طلوع تمدّن کا آفتاب

تیرے سمندِ دیں کی عناں دستِ حق میں ہے
چُومیں نہ کیوں مذاہبِ عالم تیری رکاب

میرا عمل بھی مشعلِ رَہ ہو، عجب نہیں
ذرہ ہوں، پر ہے مہرِ منور سے انتساب

خدا بخش اظہر (مدیر سالک راولپنڈی)

لگا دے راہ پر یثرب (طیبہ) کی اپنے مستِ الفت کو
قدم بہکا ہوا ہے تیرے مشتاقِ زیارت کا

لقب کیونکر جہاں میں ہو نہ محبوبِ خدا تیرا
خدا جب خود بھرا کرتا ہے دم تیری محبت کا

جلا کر مشعلِ ایمان ہر سُو حق پرستی کی
دکھایا حسنِ کثرت میں ہے تو نے جلوہ وحدت کا

خدا سے بخشوا دے گا سرِ محشر کرم تیرا
گنہگارانِ امت کو بھروسا ہے شفاعت کا

کہیں خضرِ طریقت منزلِ حق کا نہ کیوں تجھ کو
دکھایا راستہ دنیا کو دنیائے حقیقت کا

تری شیریں بیانی کا نرالا معجزہ دیکھا
بنا رکھا ہے اک عالم کو لذّت چش محبت کا

نہ تھا واقف طریقِ بندگی سے کوئی دنیا میں
سکھایا ہے چلن تو نے عبادت کا ریاضت کا

بنایا نور بے سایہ تجھے جب حق تعالیٰ نے
پڑا پھر کس طرح عالم پہ سایہ حسنِ صورت کا

کھلیں کیونکر نہ گل توحید کے مضمون و معنٰے میں
میں ہوں اک خوشہ چیں رونقِ چمن زارِ حقیقت کا

منشی پیارے لال رونق دہلوی (سابق ایڈیٹر رسالہ الکمال)

موجِ نور

خَلَف وہ ہے، کرے جو نام روشن جدِّ امجد کا
الف احمد کا، میم احمد کا، دال آدمؑ میں احمد ﷺ کا

کھنچا ایسا پری نقشہ سراپائے محمد ﷺ کا
کہ نقّاشِ ازل نے آپ سایہ رکھ لیا قد کا

جوانانِ چمن باہر ہوئے جاتے ہیں جامے سے
اڑایا بوئے گل نے رنگ شاید تیری آمد کا

مدینے میں نہ کیونکر لہلہائے سبزۂ جنت
خضر چھڑکاؤ کرتے پھرتے ہیں آبِ زمرّد کا

مدینے میں الٰہی زیرِ تیغِ ناز دم نکلے
شہیدِ جلوہ گاہِ حسن کر، صدقہ محمد ﷺ کا

نگاہِ چشم ہر بسمل اشاروں میں سکھاتی ہے
طواف آنکھوں سے کرنا مرتے دم تک تیرے مرقد کا

سیہ کارانِ امت اور سب کڑیاں اٹھا لیں گے
الٰہی سلسلہ چھوٹے نہ گیسوئے محمد ﷺ کا

ہوا یہ محوِ حسنِ پاک اے محبوبِ یزدانی ﷺ
کہ تجھ پر مٹ گیا روزِ ازل سایہ تیرے قد کا

امیرِ بے نشاں کا نقش جب مٹنے لگے یا رب
زباں پر نام تیرا، نقش دل پر ہو محمد ﷺ کا

امیر مینائی لکھنوی

موج نور

کوئی نہیں ہے آپ کا ہمسر، شافعِ محشر فخرِ دو عالم ﷺ
سب سے ہو اعلیٰ سب سے برتر، شافعِ محشر فخرِ دو عالم ﷺ
اے میرے آقا اے میرے سرور اے میرے ہادی اے میرے رہبر ﷺ
جان میری قربان ہو تم پر، شافعِ محشر فخرِ دو عالم ﷺ
رونقِ بزمِ کون و مکاں ہو، باعثِ فخرِ اہلِ جہاں ہو
زینتِ کرسی، عزتِ منبر، شافعِ محشر فخرِ دو عالم ﷺ
منظرِ کثرت دل سے مٹا دو، جلوۂ وحدت مجھ کو دکھا دو
اے میرے مونس اے میرے یاور، شافعِ محشر فخرِ دو عالم ﷺ
آپ کا شُہرہ کون و مکاں میں، آپ کا چرچا دونوں جہاں میں
آپ کا جلوہ عرشِ بریں پر، شافعِ محشر فخرِ دو عالم ﷺ
کوئی نہیں ہے آپ سے بڑھ کر، کوئی نہیں ہے آپ سے برتر
رُوئے زمیں پر، چرخِ بریں پر، شافعِ محشر فخرِ دو عالم ﷺ
آپ ہی تو محبوبِ خدا ہیں، آپ ہی تو مطلوبِ خدا ﷺ ہیں
مدح و ثنا ہو آپ کی کیونکر، شافعِ محشر فخرِ دو عالم ﷺ
زیبِ رسالت، فخرِ نبوت، ہادیٔ برحق، حامیٔ ملت
بندہ نواز و عالم پرور، شافعِ محشر، فخرِ دو عالم ﷺ
روح میری جب تن سے جدا ہو، اعظم لب پر صلِ علیٰ ہو
پیشِ نظر ہوں ساقیٔ کوثر، شافعِ محشر، فخرِ دو عالم ﷺ

ڈاکٹر اعظم کریوی

موج نور

اے مسلمانو! مبارک ہو نویدِ فتح باب
آ رہا ہے عالمِ عرفان و حکمت پر شباب
آسمانوں سے وہ دیکھو اٹھ گئے شب کے حجاب
وہ عرب کے مطلعِ روشن سے اُبھرا آفتاب
نور دوڑاتا ہوا، روحوں کو گرماتا ہوا
لعل و زر فاران کی چوٹی سے برساتا ہوا

خسروِ خاور نے پہنچا دیں شعاعیں دور دور
دل کھلے، شاخیں ہلیں، شبنم اڑی، چھایا سرور
چپے چپے پر زمیں کے، گھر کے برسا ابرِ نور
پَو پھٹی، دریا بہے، سنکی ہَوا، چہکے طیور
عالمِ اسباب کو خورشید جھلکانے لگا
دلبری سے پرچمِ اسلام لہرانے لگا

گرد بیٹھی کفر کی، اُٹھی رسالت کی نگاہ
گر گئے طاقوں سے بت خم ہو گئی پشتِ گناہ
چرخ سے آنے لگی پیہم صدائے لا الٰہ
ناز سے کج ہو گئی آدمؑ کے ماتھے پر کلاہ
آتے ہی ساقی کے، ساغر آ گیا خُم آ گیا
رحمتِ یزداں کے ہونٹوں پر تبسّم آ گیا

آ گیا جس کا نہیں ہے کوئی ثانی وہ رسول ﷺ
روحِ خلوت پر ہے جس کی حکمرانی وہ رسول ﷺ
جس کے ہر تیور میں حکمِ آسمانی وہ رسول ﷺ
موت کو جس نے بتایا زندگانی وہ رسول ﷺ
محفلِ سفاکی و وحشت کو برہم کر دیا
جس نے خون آشام تلواروں کو مرہم کر دیا
فقر کو حاصل تھی جس کے کج کلاہی وہ رسول ﷺ
گلّہ بانوں کو عطا کی جس نے شاہی وہ رسول ﷺ
زندگی بھر جو رہا بن کر سپاہی وہ رسول ﷺ
جس کی ہر اک سانس قانونِ الٰہی وہ رسول ﷺ
جس نے قلبِ تیرگی سے نور پیدا کر دیا
جس کی جاں بخشی نے مُردوں کو مسیحا کر دیا
واہ کیا کہنا ترا اے آخری پیغامبر ﷺ
حشر تک طالع رہے گی تیرے جلووں کی سحر
تو نے ثابت کر دیا اے ہادیٔ نوعِ بشر ﷺ
مَرد یوں مُہریں لگاتے ہیں جبینِ وقت پر
کروٹیں دنیا کی تیرا قصر ڈھا سکتی نہیں
آندھیاں تیرے چراغوں کو بجھا سکتی نہیں

جوشؔ ملیح آبادی

موجِ نور

پیام لائی ہے بادِ صبا مدینے سے
کہ رحمتوں کی اٹھی ہے گھٹا مدینے سے
یہی تو خانہ خرابی کا اک ٹھکانا ہے
چلوں کہاں، دلِ درد آشنا مدینے سے
ہمارے سامنے یہ نازشِ بہارِ فضول
بہشت لے کے گئی ہے فضا مدینے سے
مزہ ہو اے کششِ دل جو ہند میں برسے
اٹھی ہے جھوم کے کالی گھٹا مدینے سے
فرشتے سیکڑوں آتے ہیں اور جاتے ہیں
بہت قریب ہے عرشِ خدا مدینے سے
اسی کا فیض ہے دنیا میں، یہ وہ چوکھٹ ہے
جو کچھ کسی کو ملا، وہ ملا مدینے سے
خدا کے گھر کا گدا ہوں، فقیرِ کوئے نبی ﷺ
لگاؤ ہے مجھے مکّے سے یا مدینے سے
نہ آئیں جا کے وہاں سے، یہی تمنا ہے
مدینے لا کے، نہ لائے خدا مدینے سے
ہم اس کو مرجعِ مقصودِ عشق کہتے ہیں
دلِ حزیں کہیں کھویا، ملا مدینے سے

سیمابؔ اکبر آبادی (مدیر "تاج" آگرہ)

موج نور

اے مدینہ! خواب گاہِ حضرتِ ختمی مآب ﷺ
سو رہا ہے یہ ترے آغوش میں کون آفتاب

کانپ اٹھتا ہے دلِ پُرجوش جب کرتا ہوں غور
اللہ اللہ تیری پچھلی عظمتوں کا دور دور

نغمۂ وحدت ہر اک مرغِ ہوا گاتا ہوا
پرچمِ توحید دیواروں پہ لہراتا ہوا

عالمِ بالا پہ ہوتے تھے ملائک سبحہ خواں
گونجتی تھی جب فضا میں تیری آوازِ اذاں

نورِ عرفاں سے ترا ہر ذرہ ہم آغوش ہے
چپے چپے میں ترے، روحانیت کا جوش ہے

جلوۂ نقشِ قدم نے کر دیا سورج کو ماند
سرزمیں پر تیری یہ کس نے نکالے چار چاند

یوں ہے تو دنیا میں جیسے دیدۂ عرفاں میں تِل
پیکرِ گیتی میں ہے یا اک تجلّی زار دل

نغمۂ توحید سے لبریز تیرا ساز ہے
طائرِ قدس آشیاں پیہم ترا دم ساز ہے

تھی یہ حسرت دل میں، اس دنیا سے جب منہ موڑتے
اے مدینہ! تیرے فرشِ خاک پر دم توڑتے

مرزا محمد ہادی عزیز لکھنوی

موج نور

آفتابِ حشر ہم رنگِ جلالِ مصطفیٰ ﷺ
برقِ طور اک پرتوِ نورِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ

دل وہی ہے، ہو جو شیدائے جمالِ مصطفیٰ ﷺ
سر وہی ہے جس میں ہو سودائے آلِ مصطفیٰ ﷺ

یہ بھی تھا احساں جو تیرہ خاکداں روشن کیا
ورنہ شمعِ بزمِ اقدس ہے جمالِ مصطفیٰ ﷺ

محض اُمّی اور پھر بھی عالمِ جملہ علوم
دیکھ لیجے ایک ادنیٰ سا کمالِ مصطفیٰ ﷺ

کیوں کلام اللہ کہلائے نہ حضرت ﷺ کا کلام
قولِ خلّاق دو عالم ہے مقالِ مصطفیٰ ﷺ

جو زمانے بھر کا ہے مطلوب، وہ طالب بنا
کتنا دلکش تھا خدا جانے جمالِ مصطفیٰ ﷺ

شق دلیروں کا جگر ہوتا تھا چشمِ قہر سے
صید شیروں کو بھی کرتا تھا غزالِ مصطفیٰ ﷺ

خالقِ اکبر بنا مشّاطۂ روئے حبیب ﷺ
دونوں عالم آئنہ دارِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ

حشر میں بخشش کا اپنے بس وسیلہ ہے یہی
ہاتھ میں ضامن رہے دامانِ آلِ مصطفیٰ ﷺ

پروفیسر سید ضامن علی ضامن (صدرِ شعبۂ اردو، الٰہ آباد یونیورسٹی)

موجِ نور

علمِ باری ہی میں تھا محدود رازِ ہست و بُود
امتزاجِ آب و گِل سے جب تھے نامحرم وجود
شکلِ آدمؑ میں ہُوا نورِ محمد ﷺ جلوہ گر
جس کے آگے قدسیوں کے سر جھکے بہرِ سجود
جھک گئے قدسی جو دیکھا قدِّ آدم آئنہ
حضرتِ آدمؑ تھے گویا قدِ آدم آئنہ
مختصر یہ ہے کہ بعد آدمؑ کے نورِ مصطفیٰ ﷺ
یونہی نَسْلاً بَعْدَ نَسْلٍ منتقل ہوتا رہا
ارضِ مکہ پر ہوا صبحِ سعادت کا طلوع
یک بیک چمکا ستارہ بختِ عبداللہؓ کا
چوٹیاں فاراں کی جو اس وقت تک خاموش تھیں
نغمہ در آغوش تھیں اب زمزمہ بردوش تھیں
خاک کا تاریک دامن روشنی سے بھر دیا
اے ترے قربان، دنیا کو منور کر دیا
جس کا ہر نقشِ قدم ہے شمعِ رَہ میرے لیے
مجھ کو تو نے ایسا ہادی ایسا پیغمبر ﷺ دیا
اللہ اللہ میرا رتبہ، کس قدر بالا ہوں میں
یعنی محبوبِ خدا ﷺ کا چاہنے والا ہوں میں

سید میر حیدر کمالؔ امروہوی

موجِ نور

اے کون و مکاں کے رازِ شرف! اے بادشہِ دین و دنیا
روشن ہے تری ذاتِ عالی سے انجمنِ اوجِ بشری
کافی ہے اسے نسبت تجھ سے کچھ اور نہ ہو گر دنیا میں
اے کاش زمانہ کر سکتا، احساسِ حبابِ کم نظری
رخشاں ہے تجلّی سے تیری تاریک زمیں کی پیشانی
عنوان ہے تیری ہستی کا تکمیلِ حیاتِ انسانی
آقا!ؐ یہ وہی خُدّام ہیں جن کا فخر ہے قرباں ہو جانا
نقشِ قدم ایمان و یقین پر مٹ کے نمایاں ہو جانا
ادبار نے لیکن چھین لیا ہے، حوصلۂ احساسِ عمل
آلام ہیں، جوشِ عبرت ہے، اور سر بگریباں ہو جانا
وہ باد سحر کی نرم روی سے آج لرزنے لگتے ہیں
جانا تھا نہ جن غنچوں نے کبھی صَر صَر سے پریشاں ہو جانا
اَمواج کی ہلکی سی جنبش سے آج وہ گھبرا جاتے ہیں
مانا تھا نہ جن مردوں نے کبھی، آسودۂ طوفاں ہو جانا
وہ آج پڑے ہیں سہمے ہوئے عُزلت کے اندھیرے غاروں میں
سیکھا تھا نہ جن شیروں نے کبھی، پابندِ نیَستاں ہو جانا
دنیا کو جنھوں نے سمجھائے اَسرارِ حیاتِ بیداری
وہ ہوش ورانِ عالم ہیں اور صَرفِ شبستاں ہو جانا

موجِ نور

وفورِ لطفِ عمیم بھی ہے، ظہورِ عقلِ سلیم بھی ہے
عرب کا وہ رہنمائے اُمّی ﷺ رسول بھی ہے حکیم بھی ہے

وہ ماہ افلاک گیر بھی ہے، وہ شاہ گردوں سریر بھی ہے
بشیر بھی ہے نذیر بھی ہے، مسیحؑ بھی ہے کلیمؑ بھی ہے

شباب کی روحِ حسنِ یکتا، گلاب کا پھول روئے زیبا
لطافتیں ہیں نفَس میں کیا کیا، شمیم بھی ہے نسیم بھی ہے

اسی سے تسنیم کو تگ و دَو اسی سے خورشید و ماہ میں ضو
اسی کے جلوے کا ایک پرتو بہارِ خلدِ نعیم بھی ہے

سخا سے دشمن بھی بہرہ ور ہے عدو پہ بھی لطف کی نظر ہے
سحابِ رحمت بھی ہے سراپا محیطِ خُلقِ عظیم بھی ہے

حدوث کی صف میں ہے مؤخّر قدم کی محفل میں ہے مقدّم
نشانِ خاتَم بھی پشت پر ہے جبیں میں نورِ قدیم بھی ہے

ہیں کس قدر ہم پہ لطف فرما عقیق و گوہر بھی ہیں تہِ پا
فضائے محشر میں بہرِ سایہ بغل میں اس کے گلیم بھی ہے

عرب میں رب ہے حقیقت آرا اَحَد ہے احمدؐ میں جلوہ فرما
طلسمِ انوارِ عَین بھی ہے حریمِ اَسرارِ میم بھی ہے

حرا کی صورت نہ شکلِ محمل مگر ہے لطف و کرم کے قابل
نظیرِ ہجراں نصیب کا دل فگار بھی ہے دو نیم بھی ہے

اصغر حسین خاں نظیر لودھیانوی

موجِ نور

دیکھی نہیں کسی نے اگر شانِ مصطفیٰ ﷺ
دیکھے کہ جبرئیلؑ ہے دربانِ مصطفیٰ ﷺ

لطفِ خدائے پاک کی تصویر کھچ گئی
پھرنے لگے جب آنکھ میں احسانِ مصطفیٰ ﷺ

پھیلا ہوا ہے اسود و احمر کے واسطے
صحنِ عرب سے تا بہ عجم خوانِ مصطفیٰ ﷺ

اسلام کا زمانے پہ سکّہ بٹھا دیا
اپنی مثال آپ ہیں یارانؓ مصطفیٰ ﷺ

رکھّے وہ یادِ خُسروِ پرویز کا مال
پہنچا ہو جس کے ہاتھ میں فرمانِ مصطفیٰ ﷺ

میرے ہزار دل ہوں تصدُّق حضور ﷺ پر
میری ہزار جان ہو قربانِ مصطفیٰ ﷺ

رشتہ مرا خدا کی خدائی سے ٹوٹ جائے
چھوٹے مگر نہ ہاتھ سے دامانِ مصطفیٰ ﷺ

لائے نہ کیوں یہ نغمہ ملائک کو وجد میں
گاتا ہے جس کو بلبلِ بُستانِ مصطفیٰ ﷺ

ظفر علی خاں

موجِ نور

ہر ذرۂ زمیں پر — رحمت برس رہی ہے
بطحا کی ہر پہاڑی — فردوس بن گئی ہے
پیمانِ زندگی کی — تجدید ہو رہی ہے
تابوت بے حسی میں — یا روح پھونک دی ہے
دنیا مسرتوں کی — رہ رہ کے جھومتی ہے

مشتاقِ دیدِ نبوی ﷺ — بے چین ہو رہے ہیں
مکہ کے راستے کو — رہ رہ کے دیکھتے ہیں
بے تابیوں کی گویا — تصویر بن گئے ہیں
اک کیف شادمانی — محسوس کر رہے ہیں
ہر اک کی ہے زباں پر — سرکار ﷺ آ رہے ہیں

سوتے نصیب جاگے — آئے حضور ﷺ آئے
مسرور ہے مدینہ — جانِ سرور آئے
ذرے چمک رہے ہیں — خورشیدِ نور آئے
انوارِ ایزدی کی — شانِ ظہور آئے
ہر شخص کہہ رہا ہے — میرے حضورؐ آئے

تقدیر جاگ اٹھی — ایوبؓ کے مکاں کی
ذروں پہ لوٹتی تھیں — شادابیاں جناں کی

بہر طواف آئیں — رعنائیاں جہاں کی
اللہ رے شان قسمت — ایوبِ خستہ جاںؓ کی
وہ اور میزبانی — سردار دو جہاں کی

فیضِ نبیؐ سے یثرب — یثرب نہیں رہا تھا
اک محورِ حقیقت — اک مرکزِ ہُدیٰ تھا
ہر سمت رحمتوں کا — بادل گھرا ہوا تھا
صہبائے معرفت کا — وہ دور چل رہا تھا
اک ایک پینے والا — بے خود بنا ہوا تھا

ہجرت شہِ عربؐ کی — تمہید فتح کی تھی
جبر و ستم کی قوت — بیکار ہو گئی تھی
آزادیوں کی دنیا — کروٹ بدل رہی تھی
انسانیت سمٹ کر — مرکز پہ آ گئی تھی
دنیا کی پھر سرے سے — تنظیم ہو رہی تھی

منظور حسین ماہر القادری

موجِ نور

ردلا لے چل ہمیں سُوئے محمد ﷺ
دکھا دے جنتِ کُوئے محمد ﷺ

مشامِ جاں معطر ہو رہا ہے
زہے سودائے گیسوئے محمد ﷺ

محمد ﷺ پھول ہیں، واعظ صبا ہیں
کہ پھیلاتے پھریں بوئے محمد ﷺ

یہ مژدہ اہلِ عالَم کو سنا دو
بھری رحمت سے ہے خوئے محمد ﷺ

خدا کے گھر سے ہے الحاق اس کو
یہ دیکھو رفعتِ کوئے محمد ﷺ

درود اس پر ملائک بھیجتے ہیں
توجہ جس کی ہو سُوئے محمد ﷺ

ہوئی زائل جہاں سے ظلمتِ کفر
پڑا جب پرتوِ روئے محمد ﷺ

منور نورِ وحدت سے ہوا دل
نثارِ پرتوِ روئے محمد ﷺ

خدا کا پیار ہے اس دل پہ اکبرؔ
کشش جس دل کی ہے سوئے محمد ﷺ

اکبرؔ الہ آبادی

موجِ نور

جلوہ گر نورِ ہدایت کیجیے
دور دنیا سے ضلالت کیجیے

یا رسولَ اللہ ﷺ نُصرت کیجیے
اپنی امت کی حمایت کیجیے

رحمتِ عالم ﷺ خدا کے واسطے
دور سب رنج و مصیبت کیجیے

دیجیے رحمت سے حصہ دیجیے
کیجیے ہم پر عنایت کیجیے

رحمتہ للعالمیں ﷺ فریاد ہے
جلوہ گر پھر شانِ رحمت کیجیے

دولتِ دارین ہم سب کھو چکے
کچھ عطا اے خود بدولت کیجیے

مٹ رہی ہے آپ کی امت تمام
وقتِ نصرت ہے، حمایت کیجیے

کافروں کے دل دہل جائیں حضور ﷺ
پھر عطا وہ شان و شوکت کیجیے

درد و غم میں مبتلا ہوں یا نبی ﷺ
اپنے حامدؔ پر عنایت کیجیے

مولانا عبدالحامد قادری بدایونی

موجِ نور

محمد مصطفیٰ محبوبِ داور سرورِ عالم ﷺ
وہ جس کے دم سے مسجودِ ملائک بن گیا آدم

ولائے حق پرستوں کو حقوقِ زندگی جس نے
کیا باطل کو غرقِ موجۂ شرمندگی جس نے

وہ جس نے تخت اوندھے کر دیئے شاہانِ جابر کے
بڑھائے مرتبے دنیا میں ہر انسانِ صابر کے

دلایا جس نے حق مزدور کو عالی تباری کا
شکستہ کر دیا ٹھوکر سے بت سرمایہ داری کا

محمد مصطفیٰ ﷺ مہرِ سپہرِ اوجِ عرفانی
ملی جس کے سبب تاریک ذروں کو درخشانی

وہ جس کا ذکر ہوتا ہے زمینوں آسمانوں میں
فرشتوں کی دعاؤں میں، مؤذن کی اذانوں میں

وہ جس کے معجزے نے نظمِ ہستی کو سنوارا ہے
جو بے یاروں کا یارا، بے سہاروں کا سہارا ہے

وہ نورِ لم یزل جو باعثِ تخلیقِ آدم ہے
خدا کے بعد جس کا اسمِ اعظم اسمِ اعظم ہے

ثنا خواں جس کا قرآں ہے، ثنا ہے جس کی قرآں میں
اسی پر میرا ایماں ہے، وہی ہے میرے ایماں میں

حفیظ جالندھری

موجِ نور

نور سے اے نورِ حق تو نے اجالا کر دیا
اس جہاں کو اک نظر میں طورِ سینا کر دیا

جو گداگر تھے زمانے میں، وہ سلطاں بن گئے
فیضِ عالمگیر سے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا

بندگانِ لات و عزیٰ نے ترا کلمہ پڑھا
حق تو یہ ہے، تو نے بت خانے کو کعبہ کر دیا

اک اشارے نے ترے، باطن کی آنکھیں کھول دیں
جو کہ نابینا تھا، اس کو تو نے بینا کر دیا

وہ اخوت کا سبق تو نے دیا اقوام کو
منتشر شیرازۂ عالم کو یکجا کر دیا

جو بلائیں تھیں، ترے آنے سے ساری ٹل گئیں
تو نے ہر بیمار کو رشکِ مسیحا کر دیا

کفر اور تثلیث کا غلبہ جو تھا، جاتا رہا
ملتِ بیضا کا تو نے بول بالا کر دیا

چٹکیاں لیتی ہے اب انور کے دل میں تیری یاد
اے عرب والے ﷺ! ترے قرباں! یہ کیا کر دیا

شریف حسین انور گیلانی (اسلامیہ ہائی سکول، بھاٹی گیٹ۔ لاہور)

موجِ نور

وہ اُٹھا خاکِ طیبہ سے سعادت کا امیں ہو کر
علمبردارِ حق بن کر، سپہ سالارِ دیں ہو کر

عرب کے واسطے رحمت، عجم کے واسطے رحمت
وہ آیا لیکن آیا رحمۃٌ للعالمیں ﷺ ہو کر

خدا نے اس کو اپنے حسن کے سانچے میں ڈھالا ہے
چھنا ہے اس کا پرتو نورِ صبحِ اولیں ہو کر

خدا پر تھا یقیں پہلے بھی لیکن اس کا احساں ہے
کہ آنکھوں میں یقیں پھرنے لگا عین الیقیں ہو کر

اسی کا بے حساب احسان ہم پر تھا کہ صدیوں تک
رہا ہندوستاں اسلام کا زیرِ نگیں ہو کر

نہ نکلی کوئی بات اس کی زباں سے تا دمِ آخر
نہ نکلی ہو جو زیبِ نطقِ جبریلِ امیںؑ ہو کر

خدا کی شان ہے، رونق ہے موجوداتِ عالم میں
وہ سب نبیوںؑ کے بعد آیا، مگر کیا کیا نہیں ہو کر

ظفر علی خاں (مدیر "زمیندار" لاہور)

موجِ نور

اے کہ ترا جمال ہے زینتِ محفلِ حیات
دونوں جہاں کی رونقیں ہیں ترے حسن کی زکات

تری جبیں سے آشکار پرتوِ ذات کا فروغ
اور ترے کوچہ کا غبار سرمۂ چشمِ کائنات

بارگہِ اَلَسْت سے بخش دیئے گئے تجھے
سب ملکی تصرّفات، سب فلکی تجلّیات

چہرہ کُشا کرم ترا قاف سے تابہ قیرواں
لطف ترا کرشمہ سنج کعبہ سے تا بہ سومنات

تیرے سلام کے لیے گلشنِ قدس کے طیور
گھوم رہے ہیں ڈال ڈال، جھوم رہے ہیں پات پات

دیکھتے ہی ترا جلال کفر کی صف الٹ گئی
جھک گئی گردنِ ہبل، ٹوٹ گیا طلسمِ لات

آنکھ کے اک اشارے سے تو نے "معا" بدل دیئے
ذہن کے سب تصوّرات، قلب کے سب تأثّرات

چون و چگونہ و چرا، تا بکجا و تا بکے
حل کیے ایک بات میں تو نے یہ سرمدی نکات

غیر کو خویش کر دیا، نیش میں نوش بھر دیا
پل میں درست کر دیئے بگڑے ہوئے تعلّقات

کیا ہی وہ انقلاب تھا ڈھل گئے جس میں ایک ساتھ
لزبن و پیرس و دمشق، پیکن و دہلی و ہرات

از سرِ نو رکیا گیا دودۂ آدم ارجمند
اٹھ گئی قیدِ خون و رنگ، مٹ گیا فرقِ نسل و ذات

شانِ خدائے پاک تھی یثربیوں کی سادگی
جس پہ نثار ہو گئے سب عجمی تکلفات

تیری ثنا میں تر زباں ہو گیا جو مری طرح
اس کے قلم میں آ گئی شانِ روانیٔ فرات

پست و بلند کے لیے عام ہیں تیری رحمتیں
عرش سے اور فرش سے تجھ پہ سلام اور صلوٰت

اے کہ رُواں رُواں ترا درد میں ہے بسا ہوا
کس کو ترے سوا سنائیں جا کے ہم اپنی مشکلات

سر پہ اندھیری رات ہے، گھر گئی ہے بھنور میں ناؤ
موجِ بلا ہے تاک میں دور ہے ساحلِ نجات

تھام کے پایہ عرش کا کر بہ ادب یہ التجا
اے کہ ہے مبدءِ فیوض ایک فقط تری ہی ذات

بندے بھلے ہوں یا بُرے تُو تو ہے اے خدا کریم
قطع ہو کیوں کریم کا سلسلۂ نوازشات

موردِ لطفِ خاص پر کس لیے آج یہ عتاب
ہم سے پھرا ہوا ہے کیوں گوشۂ چشمِ التفات؟

ظفرؔ علی خاں

موجِ نور

اٹھیے اب تعظیم کو، خیر الوریٰ ﷺ پیدا ہوئے
مجتبیٰ و مقتدائے انبیاء ﷺ پیدا ہوئے

رونقِ دیں پیشوائے اصفیا ﷺ پیدا ہوئے
صاحبِ قرآن و ختم الانبیا ﷺ پیدا ہوئے

رونقِ کونین و فخرِ اولیا پیدا ہوئے
صاحبِ تاج و نگیں شاہِ ہُدیٰ ﷺ پیدا ہوئے

درد مندوں کے لیے بن کر دوا پیدا ہوئے
بلکہ سچ پوچھو تو سر تا پا شفا پیدا ہوئے

دستگیرِ ما گنہگاراں، شفیع المذنبیں ﷺ
رحمتِ حق صاحبِ جود و عطا پیدا ہوئے

مصقلِ آئینۂ دل، دافعِ کفر و ضلال
نور بخشِ دیدۂ اہلِ صفا پیدا ہوئے

صاحبِ تاجِ شریعت رحمۃٌ للعالمیں
قبلۂ ایماں حبیبِ کبریا ﷺ پیدا ہوئے

جن کی آمد کے تھے موسیٰؑ اور عیسیٰؑ منتظر
حَبّذا وہ شافعِ روزِ جزا ﷺ پیدا ہوئے

ماحیٔ کفر و ضلالت نور بخشِ قلب و جاں
صفوتِ کونین و خاصانِ خدا پیدا ہوئے

خاتمہ جن پر نبوت کا یقینی ہو گیا
وہ پیمبر اے خوشا صلِ علیٰ پیدا ہوئے

جگمگا اٹھے زمین و آسماں جن کے سبب
آج وہ شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ ﷺ پیدا ہوئے

بحرِ طوفاں خیز کی دہشت نہیں امت کو اب
کشتیٔ درماندگاں کے ناخدا پیدا ہوئے

قدسیوں میں چرخ پر شورِ مبارک باد ہے
صاحبِ لولاک و فخرِ انبیاء ﷺ پیدا ہوئے

عالمِ علمِ لدُنی واقفِ سرِّ الٰہ
عاشقِ معبود و محبوبِ خدا ﷺ پیدا ہوئے

میزباں جن کا شبِ اسریٰ میں خود خالق ہوا
آج وہ شاہنشہِ ہر دوسرا ﷺ پیدا ہوئے

غلغلہ توحید کا پہنچا زمیں سے تا فلک
شکرِ ایزد، عاصیوں کے رہنما پیدا ہوئے

آپ کے لطف و کرم ہیں سارے عالم کو محیط
آپ بن کر رحمتِ بے انتہا پیدا ہوئے

علی عظیم، عظیم آبادی

موجِ نور

اے مدینہ اے طلوعِ صبحِ رحمت کی زمیں
تجھ میں محوِ خواب ہے تاجِ رسالت کا نگیں ﷺ

تیرے ذروں کو مہ و اختر کی تابانی ملی
سنگ ریزوں میں چمک ہے گوہرِ تابندہ کی

ہے سکوں آمیز تیری گود میں ہنگامِ عشق
آج تک دیتا ہے درماندوں کو تو پیغامِ عشق

درد مندوں کو تری آغوش راحت خیز ہے
تری خاکِ پاک بھی کیسی سکوں آمیز ہے

ملتِ اسلام کا پہلا تو ہی گہوارہ ہے
ہاں تو ہی تسکیں دہِ دردِ دلِ صد پارہ ہے

وہ نبی ﷺ جس نے دیا دنیا کو پیغامِ حیات
منکشف جس نے کیے عالم پہ رازِ کائنات

جس کے نغموں سے ملا ہم کو اخوت کا سبق
علم کا حکمت کا اور عشق و محبت کا سبق

درد مندوں کے لیے تھی ذات جس کی چارہ ساز
اہلِ حاجت کے لیے ہر بات جس کی چارہ ساز

وہ نبیٔ پاک ﷺ تیری خاک میں پوشیدہ ہے
داعیٔ اسلام تیری گود میں خوابیدہ ہے

آزاد انصاری مالیگانوی

موجِ نور

تو ہے محبوب، خدا چاہنے والا تیرا
مرتبہ سارے رسولوں میں ہے بالا تیرا

کلمۂ صلِ علیٰ وردِ زباں رکھتا ہوں
خواب میں دیکھ لیا ہے قدِ بالا تیرا

ہجر میں دل کے تڑپنے کے نئے ہیں انداز
عشق ہے مجھ کو زمانے سے نرالا تیرا

عفو ہو جائیں گی محشر میں خطائیں ساری
داورِ حشر کو میں دوں گا حوالہ تیرا

آہ کر ہجرِ محمد ﷺ میں سنبھل کر اے دل
عرش کے پار نکل جائے گا نالہ تیرا

لے اڑی آج صبا سوئے مدینہ دلِ زار
ناتوانی نے بڑا کام نکالا تیرا

نور سے تیرے منور ہوئے دونوں عالم
نظر آتا ہے ہر اک سمت اجالا تیرا

گرمئ شوقِ مدینہ ہے تو ہاں بسم اللہ
جانِ بیتاب ہوا دیس نکالا تیرا

لے خبر جلد مری، ناز سے سونے والے
ہو گیا فرشِ زمیں چاہنے والا تیرا

پیارے لال رونق دہلوی

موجِ نور

پیامِ رحمت حبیبِ حق ﷺ نے سنا دیا اور سنا رہے ہیں
خدا کی بخشش کا سب خزانہ لٹا دیا اور لٹا رہے ہیں

حضور ﷺ نے آتشِ غضب کو بجھا دیا اور بجھا رہے ہیں
عذابِ دوزخ سے عاصیوں کو بچا دیا اور بچا رہے ہیں

رہِ شریعت پہ ٹھیک ہم کو لگا دیا اور لگا رہے ہیں
ہر امتی کو خدا کا رستہ بتا دیا اور بتا رہے ہیں

ہر ایک کافر کا کفر اے دل، مٹا دیا اور مٹا رہے ہیں
نبئ برحق ﷺ نے حق کا ڈنکا بجا دیا اور بجا رہے ہیں

ریاضِ عالم میں گُل عطا کا کھلا دیا اور کھلا رہے ہیں
لبِ شَفاعت نے باغِ رحمت لگا دیا اور لگا رہے ہیں

قسیم کوثر ہے نام جن کا یہ کیفؔ دریا دلی ہے ان کی
کہ مجھ کو جامِ شرابِ وحدت پلا دیا اور پلا رہے ہیں

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّد
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

کیفؔ

موج نور

عالم میں جب وہ مہرِ رسالت ﷺ ہوا عیاں
روشن ضیائے حسنِ ازل سے تھا اک جہاں
سایہ نہ تھا کہ نور میں سایہ بھلا کہاں؟
قرآن اس کے خُلقِ نکو کا ہے ترجماں

کیا کم ہے یہ ثبوت کمالِ حضور ﷺ کا
مشتاق خود خدا ہے وصالِ حضور ﷺ کا

اہلِ حجاز جن میں مروّت کی بو نہ تھی
ہمدردی و خلوص و محبت کی بو نہ تھی
رافت کی دوستی کی اُخوت کی بو نہ تھی
انسانیت کا شائبہ، حکمت کی بو نہ تھی

الفت میں ان کو شہرۂ دوراں بنا دیا
اعدا کو ایک آن میں راخواں بنا دیا

روحی فداک! اگرچہ اک اُمّی لقب ہے تو
لیکن جہاں میں رہبرِ راہِ طلب ہے تو
کیا ہی بلند رتبہ ہے عالی نسب ہے تو
اس شان پر فدا ہوں کہ محبوبِ رب ہے تو

فیضؔ حزیں ہزار کچھ آفت نصیب ہو
تیرا ہے، اس کو تیری شفاعت نصیب ہو

موج نور

موجبِ تخلیقِ عالم کون ہے؟
وہ کہ جس کا نور ہے نورِ خدا
سیّدِ عالم، محمد مصطفیٰ ﷺ
اولِ مخلوق، ختم الانبیاء ﷺ
جس نے اک عالم کو زندہ کر دیا
موجبِ تخلیقِ عالم ہے وہی

افتخارِ نسلِ آدم کون ہے؟
کفر کا گھر جس نے ویراں کر دیا
طاقِ کعبہ بیتِ یزداں کر دیا
قوم کی مشکل کو آساں کر دیا
آدمی کو جس نے انساں کر دیا
افتخارِ نسلِ آدم ہے وہی

قائدِ اقوامِ عالم کون ہے؟
وہ کہ ہر انسان کا غم خوار تھا
باہمی تفریق سے بیزار تھا
بیکسوں آفت زدوں کا یار تھا
جو اخوت کا علم بردار تھا
قائدِ اقوامِ عالم ہے وہی

سید محمد مہدی رئیسؔ امروہوی

موج نور

اے خطہ ہائے طیبہ و بطحا کے ساکنو!
کیا تم بھی درد سے ہو یونہی وقفِ پیچ و تاب

تم بھی مثالِ لالہ شفق پیرہن ہو کیا
شام و سحر بہاتے ہو آنکھوں سے خون ناب

بیٹھے ہو تم تو روضۂ اقدس کے سامنے
آتی ہے ہر دعا پہ جہاں بانگِ مستجاب

کعبہ بایں شکوہ جھکاتا ہے سر جہاں کو
پنہاں ہے جس زمیں میں رسالت کا آفتاب

موجِ غبار بھی ہے جہاں عنبر آفریں
گویا کھلا ہوا ہے بہشتِ بریں کا باب

ملتا ہے اس طلسم کدہ کا یہیں سراغ
جبریلؑ نے جہاں سے نہ پایا کوئی جواب

غلمان و حور محوِ درود و سلام ہیں
گویا اٹھے ہوئے ہیں درِ راز سے حجاب

اے دل جبیں اٹھے نہ کہیں اضطراب میں
ناداں! ہے تو حضورِ رسالت مآب ﷺ میں

اصغر حسین خاں نظیر لودھیانوی

موج نور

کر دیا اک نور سے معمور ایوانِ عرب
آتشِ خاموش تھی وہ زیرِ دامانِ عرب
کون تھا وہ شمعِ دل افروزِ مہمانِ عرب
ہو گئی جس کی تجلی سے فزوں شانِ عرب
آفتابِ معرفت سے ملک روشن ہو گیا
ذرہ ذرہ نور سے وادیٔ ایمن ہو گیا

ابرِ رحمت ریز بن کر کون تھا جلوہ فگن
کھل گیا اک دشتِ خارستانِ وحدت کا چمن
ہو گئی شانِ مقدس ہر طرف وہ جوش زن
بن گئے ریگِ رواں کے ذرے رشکِ یاسمن
بادِ صرصر میں شمیمِ راحت افزا آ گئی
وہ مہک تھی، شرک و بدعت کی کلی مرجھا گئی

پیروِ دینِ مقدس پاک رکھتے تھے چلن
ان کے ہر دست و زباں میں صدق تھا جلوہ فگن
بہرِ آزادی وہ تھے شیرانہ ہر سو نعرہ زن
بھول بیٹھے جس کو اب افسوس یارانِ وطن
مے اڑی، ساغر سے خالی جام ساقی رہ گیا
نام ہی نام اب مسلمانی کا باقی رہ گیا

لالہ چندی پرشاد شیدا دہلوی

موجِ نور

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمھی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمھی تو ہو

پھوٹا جو سینۂ شبِ تارِ اَلَست سے
اس نورِ اولیں کا اجالا تمھی تو ہو

سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تمھی تو ہو

اس محفلِ شہود کی رونق تمھی سے ہے
اس محملِ نمود کی لیلیٰ تمھی تو ہو

جلتے ہیں جبرئیلؑ کے پر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کے شناسا تمھی تو ہو

جو ماسوا کی حد سے بھی آگے گزر گیا
اے رہ نوردِ جادۂ اسرا ﷺ تمھی تو ہو

دنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمھی تو ہو

گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے
اے تاجدارِ طیبہ و بطحا ﷺ تمھی تو ہو

رپٹا سنائیں جا کے تمھارے سوا کسے
ہم بے کسانِ ہند کے ملجا تمھی تو ہو

ظفر علی خاں

موجِ نور

اے کہ ترے جمال کو دی ہے جہاں کی برتری
قدرِ گُہر سے کھل گیا حسنِ مذاقِ جوہری

جبکہ ترا جمال ہی مرکزِ کائنات ہے
اب یہ محال ہو گیا، پھیلے جہاں میں ابتری

جوش میں ہیں وہ رحمتیں جس سے کہ کِشتِ دو جہاں
خشک پڑی ازل سے تھی، ہو گئی تا ابد ہَری

مملکتِ زمین پر سکّہ رواں سکوں کا ہے
محوِ سکوت ہو گئی گردشِ چرخِ چنبری

حاصلِ کائناتِ حسن پیکرِ ذاتِ مصطفیٰ ﷺ
پھبتی ہے اس کو برتری، زیبا ہے اس کو سروری

دیکھ کے رعبِ حسن کو سائے نے منہ چھپا لیا
کس کو سرِ برابری، کس کو مجالِ ہمسری

آپ مصوّرِ ازل رنگ میں اس کے آ گیا
حدِّ کمالِ حسن سے بڑھ گئی جب مصوّری

سجدۂ شوق میں ہے سر لب پہ صدائے اُمّتی
شان ہے بندگی کی وہ، اور یہ بندہ پروری

لطف و کرم کا وقت ہے، لطف و کرم سے کام لے
اے کہ ہے تیری ذات میں پرتوِ شانِ داوری

کیفی

موجِ نور

اے چراغِ محفلِ کون و مکاں ﷺ، تم پر سلام
گلشنِ دینِ ہُدیٰ کے باغباں ﷺ، تم پر سلام
آیۂ لَا تَقْنَطُوْا کے ترجماں، تم پر سلام
دوست کے محسن، عدو کے مہرباں، تم پر سلام
السلام اے محرمِ اَسرارِ فطرت! السلام
السلام اے چشمۂ خُلق و مروّت! السلام
اے حبیبِ کبریا اے شاہِ دیں ﷺ تم پر سلام
اے رسول اے رحمت للعالمیں ﷺ، پر سلام
انبیائےؑ بزم کے مسند نشیں، تم پر سلام
سیّدِ اَبرار ختم المرسلیں ﷺ، تم پر سلام
السلام اے ملتِ بیضا کے مالک، السلام
السلام اے عرصۂ عرفاں کے سالک، السلام
اے کرم فرمائے کشور اے نبی ﷺ تم پر سلام
اے حضور اے بندہ پرور، اے نبی ﷺ تم پر سلام
رہبروں کے تم ہو رہبر، اے نبی ﷺ تم پر سلام
کیوں نہ بھیجیں سب پیمبرؑ اے نبی ﷺ تم پر سلام
السلام اے مجھ اسیرِ غم کے مامن السلام
السلام اے سننے والے میرا شیون السلام

شیخ محمد عبدالمجید کشورؔ

موجِ نور

اَخلاقِ محمد ﷺ کا ہر انداز ہے پیارا
ہر بات دل افروز ہے ہر طرز دل آرا
لبیّک کہا ہنس کے، کسی نے جو پکارا
ملتے تھے کسی سے جو کبھی سیّدِ والا ﷺ
کرتے تھے سلام آپ ہی، ادنیٰ ہو کہ اعلیٰ
کیا شمعِ مساوات کا پھیلا ہے اجالا
شُہرہ ہے زمانہ میں جو شیریں سخنی کا
مدّاح ہر اک شخص ہے مولائے غنی کا
آقائے دو عالم کا رسولِ مدنی ﷺ کا
ملنے کو جو آتا تھا، کیا کرتے تھے عزّت
پیش آتے تواضع سے، بٹھاتے بہ مسرّت
فرماتے نہ تھے اپنی طرف سے اسے رخصت
مشکل ہے، اس انداز سے قابو میں زباں ہو
کہتے نہ تھے وہ بات، کسی کو جو گراں ہو
مولا کی سخن سنجی کا کیا مجھ سے بیاں ہو
آ جائے جو ملنے کو مسلماں ہو کہ کافر
خدمت سے کبھی اس کی رہے آپ نہ قاصر
جو خوبیٔ باطن ہے وہ یوں صاف ہے ظاہر

باسطؔ بسوانی

موجِ نور

شان میں اعلیٰ، چھب میں نرالا صلی اللہ علیہ وسلم
کالی کملیا اوڑھنے والا صلی اللہ علیہ وسلم

جن کے معرّف سارے پیمبر جنکے ثنا خواں سارے نبیؑ ہیں
سب سے ارفع سب سے اعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شمعِ ہدایت، نورِ درایت، رحمتِ کامل عینِ لطافت
دونوں جہاں میں جن کا اجالا صلی اللہ علیہ وسلم

خلوتِ شاہی ایک پھٹی سی کالی کملیا ڈال کے سر پر
کیوں نہ ہو تیرا حسن دوبالا صلی اللہ علیہ وسلم

جوہرِ قرآں لے کر آیا، گوہرِ ایماں لے کر آیا
مذہب اپنی گود میں پالا صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ شریعت بن کر چمکا، شمعِ طریقت بن کر چمکا
کر دیا گھر گھر اپنا اجالا صلی اللہ علیہ وسلم

فکرِ قیامت شام و سحر ہے، امتِ عاصی پیشِ نظر ہے
معصیتوں کو دھونے والا صلی اللہ علیہ وسلم

حق کی اطاعت مقصدِ اول خلق کی خدمت شیوۂ فطرت
جب سے تو نے ہوش سنبھالا صلی اللہ علیہ وسلم

تجھ پہ تصدّق جانِ وفا ہے تجھ سا جہاں میں کون ہُوا ہے
سارا عالَم دیکھا بھالا صلی اللہ علیہ وسلم

وفاؔ فرخ آبادی

موجِ نور

کونین ہو کیونکر نہ طلب گارِ محمد ﷺ
دولت ہے تو ہے دولتِ دیدارِ محمد ﷺ

اللہ و محمد ﷺ کے سوا کیا ہے جہاں میں
اللہ کی درگاہ ہے، دربارِ محمد ﷺ

ہے مظہرِ انوارِ اَحَد احمدِ بے میم
اللہ کا دیدار ہے دیدارِ محمد ﷺ

ہے رحمتِ حق جنسِ شفاعت کی خریدار
گھٹنے کی نہیں گرمئ بازارِ محمد ﷺ

وہ حق کے مددگار ہیں، حق ان کا مددگار
اللہ کے بندے ہیں جو اَنصارِ محمد ﷺ

لشکر سے ہراساں ہیں نہ شیطان سے مرعوب
گرویدۂ معبود ہیں اَحرارِ محمد ﷺ

ہوتا ہے شب و روز کا عالَم ہی نرالا
یاد آتے ہیں جب گیسو و رُخسارِ محمد ﷺ

ارواحِ رُسُلؑ ہمقدم و ہمدم و ہمراہ
جبریلِ امیںؑ غاشیہ بردارِ محمد ﷺ

آزادؔ کو ہے نعتِ محمد ﷺ کی سرافراز
جس طرح رسالت ہے سزاوارِ محمد ﷺ

آزادؔ عظیم آبادی

موجِ نور

تیری ہستی سے ہوئی دینِ مبیں کی تکمیل
تیرا الطاف ہوا بخششِ عالم کا کفیل
نور سے تیرے کیے خَلق نے جلوے تحصیل
"حسنِ یُوسُفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند، تو تنہا داری"

شعلہ زن دل میں تھا گو حسرتِ دیدار کا جوش
طور پر جا کے ہوئے حضرتِ موسیٰؑ بے ہوش
تو تھا معراج کی شب نزدِ خدا دوش بدوش
"حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند، تو تنہا داری"

دونوں عالم کے لیئے چشمۂ انوار ہے تو
چرخِ عرفاں کا عجب مہرِ ضیا بار ہے تو
پیکرِ حق کا اک آئینۂ رخسار ہے تو
"حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند، تو تنہا داری"

محمود حسن محمودؔ اسرائیلی

موجِ نور

اے کہ آرائش ہماری داستاں کی تجھ سے ہے
اے کہ افزائش ہماری عزّ و شاں کی تجھ سے ہے

ملتِ بیضا کی یہ رونق تیرے دم سے برقرار
تمکنت اس باتجمل کارواں کی تجھ سے ہے

تیرے آب و رنگ سے رنگیں ہے ایراں کا چمن
جلوہ ریزی گلشنِ ہندوستاں کی تجھ سے ہے

سایہ پرور تیری رحمت کا حرم بھی، دیر بھی
سُود اور بہبود بہمانِ و فلاں کی تجھ سے ہے

کفر اگر پرچم کُشا ہے، اس کے ہم ہیں ذمہ دار
سربلندی دینِ قیم کے نشاں کی تجھ سے ہے

امتِ مرحوم کے دردِ جگر کے چارہ ساز!
ساری تاثیر اس کی فریاد و فغاں کی تجھ سے ہے

ساری دنیا بن گئی ہنگامہ زارِ کُشت و خوں
کچھ اگر امید ہے امن و اماں کی، تجھ سے ہے

اس ورق پر پرتو افگن ہے ترا سحرِ جلال
اور بہار اس خامۂ معجز بیاں کی تجھ سے ہے

ظفرؔ علی خاں

موجِ نور

زمیں ان کی، فلک ان کا، مکان و لامکاں ان کا
وہ محبوبِ الٰہی ہیں، نہیں قبضہ کہاں ان کا

دو عالم میں کوئی کیا کر سکے رتبہ بیاں ان کا
خدائے دو جہاں خود بن رہا ہے مدح خواں ان کا

کلامِ حق کلام ان کا، کلام ان کا کلامِ حق
خدا کے ہم زباں وہ ہیں، خدا ہے ہم زباں ان کا

جہاں میں آ چکا تھا ان کا شہرہ پیشتر ان سے
نشانِ آمد تھا، ظہورِ دو جہاں ان کا

وہاں رحمت برستی ہے، ملائک سننے آتے ہیں
مسلمانوں میں باہم ذکر ہوتا ہے جہاں ان کا

وہی اے کیفؔ تیری بے کسی میں کام آئیں گے
لقب ہے دونو عالم میں رفیقِ بے کساں ان کا

صل وسلم علیٰ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

کیفؔ

موجِ نور

جس سے حاصل ہو ہمیں راحتِ دین و دنیا
جس سے مل جائے ہمیں عظمتِ دین و دنیا
جس سے ہاتھ آئے ہمیں دولتِ دین و دنیا
"جس کی تاثیر سے ہو عزتِ دین و دنیا
ہائے اے شافعِ محشرؐ وہ دعا کون سی ہے"

فرقہ بندی سے کہیں ہم پہ ہے ذلت طاری
قوم بدنام ہوئی، لٹ گئی دولت ساری
روز جھگڑے ہیں نئے، پھر بھی ہے غفلت طاری
"جس کی تاثیر سے یک جان ہو امت ساری
ہاں بتا دے ہمیں وہ طرزِ وفا کون سی ہے"

جس کی ہر بوند میں توقیر ہو یک رنگی کی
جس کے ہر رنگ میں تصویر ہو یک رنگی کی
جس کے ہر دور میں تشہیر ہو یک رنگی کی
"جس کے ہر قطرہ میں تاثیر ہو یک رنگی کی
ہاں بتا دے وہ مئے ہوش رُبا کون سی ہے"

قوم کی اگلی وہ تصویر نہیں ہے باقی
قوم کی پہلی وہ توقیر نہیں ہے باقی
اپنے امکان میں تدبیر نہیں ہے باقی

"اپنی فریاد میں تاثیر نہیں ہے باقی
جس سے دل قوم کا پگھلے وہ صدا کون سی ہے"

کوئی حشمت کا ہے خواہاں تو حکومت پہ نظر
اپنی حالت تو زمانہ میں ہے کچھ نوعِ دگر
کچھ نہیں رکھتے، فقط رکھتے ہیں ہم دردِ جگر
"سب کو دولت کا بھروسا ہے زمانہ میں مگر
اپنی امید یہاں تیرے سوا کون سی ہے"

خوف ہے فصلِ خزاں کا کبھی طوفاں کا ہے غم
ہے اثر بادِ مخالف کا جہاں میں ہر دم
ابر غفلت کا ہے چھایا ہوا ہر سو پیہم
"اپنی کھیتی ہے اجڑ جانے کو اے ابرِ کرم
تجھ کو یاں کھینچ کے لائے وہ ہَوا کون سی ہے"

جامِ وحدت کا پرستار بنا دے سب کو
مئے توحید کا میخوار بنا دے سب کو
اخترِ خستہ سا سرشار بنا دے سب کو
"راہ اس محفلِ رنگیں کی دکھا دے سب کو
اور اس بزم کا دیوانہ بنا دے سب کو"

نظم "فریادِ امت" از حکیم الامت علامہ محمد اقبالؔ
تضمین بصورتِ مخمس از علی اخترؔ حیدر آبادی

لبِ جاں بخش کی باتوں پر اک ہم ہی نہیں صدقے
کلیم اللہؑ صدقے، عیسیٰؑ گردوں نشیںؑ صدقے

(پربھو دیال عاشقؔ)

پنڈت پربھو دیال عاشقؔ لکھنوی کی اس نعت کے پانچ اشعار ملتے ہیں۔ فانیؔ مراد آبادی کی مرتبہ کتاب "ہندو شعرا کا نعتیہ کلام" میں بھی اور خادم سوہدروی کی مرتبہ کتاب "ہندو شعرا کا نعتیہ کلام" میں بھی یہی پانچ اشعار ہیں جو "موجِ نور" میں شامل ہیں۔ "موجِ نور" میں شاعر کا تخلص نہیں لکھا ہے، صرف "پربھو دیال لکھنوی" درج ہے۔ زیرِ نظر نعت کے ایک مصرعے میں "الہٰ العالمیں صدقے" کہا گیا ہے۔ شاعر تو غیر مسلم ہیں لیکن ان کے اشعار درج کرتے وقت احتیاط کی ضرورت تھی۔ خادم سوہدروی نے بھی دعویٰ کیا کہ جن شعروں کے مضامین غیر مشروع ہیں، ان الفاظ یا مصرعوں کو انھوں نے خط کشیدہ کر دیا ہے لیکن یہاں ان کی نظر چوک گئی۔ محمد دین ادیبؔ کو بھی خیال نہیں رہا۔ یہ شعر شامل نہیں کرنا چاہیے تھا۔ شاعر کے دو اردو اور ایک فارسی نعتیہ مخمس ملتے ہیں، ان میں سے کوئی شامل کیا جا سکتا تھا۔ ویسے پربھودیال نام کے ایک اور شاعر کی ایک نعت بھی ملتی ہے، جن کا تخلص "مصرؔ" ہے۔ پربھودیال مصرؔ کی یہ نعت ماہنامہ "نعت" کی اشاعتِ خصوصی "غیر مسلموں کی نعت گوئی" میں شامل ہے۔

اخبارِ نعت

خطباتِ سیرت

○ ۱۔ محبتِ رسول ﷺ کے موضوع پر مدیرِ نعت کا چوتھا خطبہ ' انٹرنیشنل سیرت فورم کے زیرِ اہتمام قائدِ اعظمؒ لائبریری (باغِ جناح ' لاہور) میں ہونے والے خطباتِ سیرت کے پانچویں اجلاس (منعقدہ ۲ دسمبر ۱۹۹۹) میں دیا گیا۔ اجلاس کی صدارت عربی زبان وادب کے نامور دانشور اور صوفی ادیب و خطیب پروفیسر ڈاکٹر محمد قمر علی زیدی (استاذِ شعبۂ عربی ' پنجاب یونیورسٹی) نے کی۔ دعوتِ اسلامی کے قاری محمود احمد قادری (استاذِ مدرسۃ المدینہ) نے تلاوتِ قرآنِ مجید کی۔ سیّد محمد رضا زیدی اور ڈاکٹر سیّد منور حسین (ہومیو ڈاکٹر۔ انگوری باغ سکیم) نے نعت خوانی کی سعادت حاصل کی۔ ایوانِ درود و سلام کے تسنیم الدین احمد ناظمِ تقریب تھے۔ سٹیج پر صاحبِ صدارت اور مدیرِ نعت کے ساتھ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ ایکشن کمیٹی کے کنوینر نذیر احمد غازی موجود تھے۔ اجلاس اعلان کے مطابق ٹھیک اڑھائی بجے شروع ہوا لیکن چار بجے کے بجائے چار بج کر دو منٹ پر ختم ہوا تو ناظمِ تقریب میں دو منٹ کی تاخیر پر حاضری سے معذرت کی۔ اجلاس کا انتساب سرخیلِ مبلغینِ درودِ پاک حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ سے تھا۔

مدیرِ نعت نے خطبے کے آغاز میں "محبتِ رسول ﷺ" کے تقاضوں پر اجمالی گفتگو کی ' چند منٹ میں گزشتہ خطبوں کا خلاصہ بیان کیا اور درود و سلام کو "محبتِ رسول ﷺ" کا سب سے بڑا مظاہرہ قرار دیتے ہوئے اس موضوع پر تفصیلی بات چیت کی۔

انھوں نے آیۂ درود کا تاریخی پس منظر بیان کیا ' غزوۂ اُحُد اور اس کے اثرات پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے ثابت کیا کہ اس لڑائی میں مسلمانوں کو شکست نہیں ہوئی بلکہ

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کے بعد ' پہلے کفّارِ مکّہ نے کھل کر جنگ کرنے سے فرار اور سازشوں کے ذریعے مسلمانوں کو تنگ کرنے کی کوششیں کیں اور پھر پورے عرب کے مختلف قبائل کو جمع کر کے مدینۂ منورہ پر دھاوا بولنے کی کوشش کی جس کو غزوۂ اُحزاب (جنگِ خندق) کہتے ہیں۔ مدیرِ نعت نے سورہ الاحزاب کی ۵۶ ویں آیت (آیۂ درود) سے پہلے اور بعد کی آیات کے تناظر میں مُحبتِ رسول ﷺ کی اہمیت و افادیت بیان کرتے ہوئے درود و سلام کے موضوع پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انھوں نے بتایا کہ درود پڑھنا کب فرض یا واجب ہے اور کب مستحب ' درود کون سا پڑھنا چاہیے ' درود پڑھنے والوں پر کیا کیا انعامات ہوتے ہیں ' درود کتنا پڑھنا چاہیے۔ انھوں نے اس سلسلے میں پھیلائی گئی کئی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔

صاحبِ صدارت پروفیسر ڈاکٹر محمد قمر علی زیدی نے محبتِ رسول ﷺ کے موضوع پر نہایت بصیرت افروز گفتگو کرتے ہوئے قرار دیا کہ ہمیں اس جذبے کو زبان و بیان سے زیادہ اپنے کردار و عمل سے مشتہر کرنا چاہیے۔

○ ۲۔ خطباتِ سیرت کا چھٹا اجلاس ۱۵ جنوری ۲۰۰۰ء (ہفتہ) کو پروگرام کے مطابق ٹھیک اڑھائی بجے شروع ہوا اور ٹھیک سوا چار بجے ختم ہوا۔ صدارت زائرِ تازہ پروفیسر ڈاکٹر طاہر رضا بخاری (ڈائریکٹر مذہبی امور ' محکمۂ اوقاف پنجاب) نے کی۔ زائرِ تازہ حافظ فیاض احمد (ادارۂ معارفِ نعمانیہ) نے تلاوتِ قرآنِ مجید کی سعادت حاصل کی۔ زائرِ تازہ محمد ثناء اللہ بٹ نے مولانا حسنؔ رضا بریلوی کی اور سیّد محمد رضا زیدی نے مدیرِ نعت کی نعت پڑھی۔ اجلاس کا انتساب ' سرخیلِ محبّینِ مدینۂ طیّبہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے تھا۔

مدیرِ نعت نے "محبتِ رسول ﷺ" کے اس پہلو پر بات کی جس کا تعلق شہرِ سرکار ﷺ مدینۂ کریمہ کے ساتھ محبت سے ہے۔ انھوں نے احادیثِ مبارکہ سے شہرِ کرم ' قریۂ محبت ' دیارِ اُنس و وفا مدینۃ النبی ﷺ کی اہمیت و حُرمت اور تقدس

و برکت واضح کی، گردِ مدینہ اور مدینۂ منورہ کی سب نسبتوں کا ذکر کیا، گنبدِ خضرا کی تاریخ بیان کی، جنت البقیع کی عظمتوں کا ذکر چھیڑا اور اہلِ محبت کو سندیسہ دیا کہ نگاہوں کے دریچے بند کر کے، دل کا دروازہ کھولیے، دامنِ طلب پھیلایئے اور سب مرادیں حاصل کرتے جایئے۔

مدیرِ نعت نے کہا کہ مدینۂ طیبہ میں جگہ جگہ ایسے آثار ہیں یا رہے ہیں کہ ان کے حوالے سے دعاؤں کی قبولیت یقینی ہوتی ہے، بارگاہِ رحمتِ ہر عالم ﷺ اور شہرِ ذی شرف کے دیگر مقامات پر صدقِ دل سے مانگنے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا۔ انھوں نے گفتار و سماعت کی دنیا کو عمل و کردار کی پہنائیوں تک وسیع کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ غلام محمد مدنی نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ مدینۂ منورہ سے ۱۴ جنوری کو لوٹنے والے محمد ثناء اللہ بٹ نے دعا کرائی۔

متفرقات

○ ۳۔ منفرد اسلوب کے نعت خواں، محمد ثناء اللہ بٹ (جنھیں مدیرِ نعت "نعت کا انسائیکلوپیڈیا" کہتے ہیں) ۶ دسمبر کو عازمِ مدینۂ طیبہ ہوئے۔ ان کے اعزاز میں المدینہ نعت کونسل کے زیرِ اہتمام جامع مسجد فاروقِ اعظم، شیر شاہ روڈ، نفیر آباد، شالیمار ٹاؤن، لاہور میں ۵ دسمبر ۱۹۹۹ کو بعد نمازِ عشا محفلِ نعت منعقد ہوئی جس میں "نعت اور اہمیتِ نعت" کے موضوع پر مدیرِ نعت نے خصوصی گفتگو کی۔ قاری قرۃ العین گوندل نے تلاوتِ قرآنِ مجید کی۔ محمد اشرف چشتی، محمد عبدالکلام خاں، شہزاد ناگی، محمد امین قصوری، محمد ارشد قادری، محمد شفیق قادری، عبداللہ خاقان قلندری اور دوسرے نعت خوانوں نے مدیحِ سرکار ﷺ میں تر زبانی کی۔ پروفیسر حفیظ تائب، پروفیسر فدا حسین بخاری اور مدیرِ نعت نے اپنا کلام سنایا۔

○ ۴۔ ۱۴ دسمبر کو ریڈیو پاکستان لاہور میں محفلِ میلاد ہوئی جس میں مدیرِ نعت نے صاحبِ خُلقِ عظیم حضور رسولِ کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر گفتگو کی۔ مختلف نعت خوان حضرات نے نعتیں پڑھیں۔ آخر میں مدیرِ نعت نے دعا کرائی۔ یہ محفلِ میلاد ریڈیو پاکستان لاہور سے ۱۶ دسمبر کو نشر ہوئی۔

○ ۵۔ ۲۰ دسمبر کو ایوانِ وقت میں نعتیہ مشاعرہ ہوا جس کی صدارت حفیظ تائب نے کی۔ علیم ناصری اور سلیم کاشر مہمانانِ خصوصی تھے۔ مشاعرے میں حفیظ الرحمان احسن، عابد نظامی، ساقی گجراتی، یونس احقر، ظہیر احمد ظہیر، سیف اللہ خالد، حسین شاد، عصمت اللہ زاہد، لطیف ساحل، زاہد فخری، اختر شمار، خالد علیم، سعیدہ ہاشمی، مدیرِ نعت اور عمران نقوی (میزبان) نے نعتیہ کلام سنایا۔ صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی نے "نعت اور لمحۂ موجود" کے عنوان سے اپنا مضمون پڑھا۔ نعتیہ مشاعرے کی روداد روزنامہ "نوائے وقت" کے ۲۴ دسمبر کے ادبی ایڈیشن میں شائع ہوئی۔

○ ۶۔ ریڈیو پاکستان میں ایک نعتیہ محفلِ مشاعرہ ہوئی جس میں ذوقی مظفر نگری، بشیر رحمانی، ساقی گجراتی، مدیرِ نعت اور دوسرے شعراءِ کرام نے اپنا کلام سنایا۔ نیلما سرور نے نظامت کی۔

○ ۷۔ ۲۱ دسمبر / ۱۲ رمضان المبارک کو ایوانِ درود و سلام کے زیرِ اہتمام محققِ عصر حکیم محمد موسیٰ امرتسری (علیہ الرحمہ) کی یاد میں جامع مسجد عکسِ گنبدِ خضرا (کینال برج، اپر مال، لاہور) میں ایک شام منائی گئی جس میں پہلے قرآن خوانی ہوئی۔ پھر ایک گھنٹے تک حسبِ معمول درود خوانی کی گئی۔ بعد نمازِ عصر تقریب شروع ہوئی جس میں تلاوتِ قرآنِ کریم قاری محمود احمد قادری (دعوتِ اسلامی) نے کی۔ سید محمد رضا زیدی نے نعتِ النبی الکریم ﷺ پڑھی۔ ابو الطاہر فدا حسین فدا (مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ "مہروماہ" لاہور) تشریف فرما تھے لیکن اپنی علالت کی وجہ سے نظم نہ پڑھ سکے اور یہ سعادت ان کے صاحبزادے، طاہر ابدال نے حاصل کی۔ محمد اکرام چغتائی (ڈائریکٹر اردو سائنس بورڈ) سید جمیل احمد رضوی

(چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری) ڈاکٹر پروفیسر محمد قمر علی زیدی، سید سبط الحسن ضیغم اور محمد شہزاد مجددی نے محققِ عصر حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ ناظمِ تقریب مدیرِ نعت تھے جو ساتھ ساتھ ضروری نکات بیان کرتے رہے۔ حاضرینِ کرام میں نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ، پروفیسر محمد اقبال مجددی، ضیاء الدین لاہوری، میاں عطاء اللہ ساگر وارثی، میاں محبوب الٰہی، صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ (کنوینر تحفظِ آثارِ رسول ﷺ / مہتمم جامعہ رسولیہ شیرازیہ) ظہور الدین خاں، شیخ عبدالحمید جیلانی (جامع مسجد کی انتظامیہ کے صدر)، پروفیسر محمد نواز بھیروی، محمد طفیل بھٹی مدنی، ملک الطاف حسین قادری، تسنیم الدین احمد، ڈاکٹر محمد علی، میاں زبیر احمد، ریاض ہمایوں سعیدی، ڈاکٹر سید منور حسین اور بہت سے صاحبانِ علم و دانش موجود تھے۔ افطار اور نمازِ مغرب کے بعد تقریب عشاء تک جاری رہی۔ آخر میں لنگر تقسیم ہوا۔

○ ۸۔ ۲۵ دسمبر کو پروفیسر قاضی محمد اکرام کے ہاں دعوتِ افطار کے بعد محفلِ نعت منعقد ہوئی جس میں جسٹس میاں نذیر اختر، جسٹس ڈاکٹر منیر احمد مغل، نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ، ظفر اقبال ایڈووکیٹ، اسد نظامی، شریف صابر اور بہت سے دوسرے حضرات شریک ہوئے۔ شہزاد مجددی اور مدیرِ نعت نے اپنا نعتیہ کلام سنایا۔ سہیل اخلاق، شہزاد مجددی اور نذیر احمد غازی نے نعتیں پڑھیں اور جسٹس ڈاکٹر منیر احمد مغل نے دعا کرائی۔

○ ۹۔ ۳۰ دسمبر کو ڈیفنس کلب سٹڈی سرکل کے زیرِ اہتمام ایک نعتیہ مشاعرہ ہوا جس کی صدارت حفیظ تائب نے کی۔ لاہور کے کور کمانڈر جنرل خالد مقبول مہمانِ خصوصی تھے۔ شہزاد احمد، خالد احمد، نجیب احمد، اجمل نیازی، عطاء الحق قاسمی، توصیف تبسم، جعفر شیرازی، جمشید چشتی، عمران نقوی، تجمل حسین انجم اور مدیرِ نعت کے علاوہ دیگر شعرا نے بھی اپنا نعتیہ کلام سنایا۔ آخر میں شعرا و سامعین نے کھڑے ہو کر حضورِ اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ہدیۂ درود و سلام پیش کیا۔ سٹڈی سرکل کے انچارج میجر جنرل محمد جاوید نے

کلماتِ تشکر کہے۔ مشاعرے کا اہتمام تجمل حسین انجم نے کیا تھا، کمپیئرنگ ڈاکٹر حسن رضوی نے کی۔

○ ۱۰۔ دعوتِ عمرہ کے ایک ڈائریکٹر غلام محمد مدنی کے والد شیخ امام الدین ؒ گزشتہ سال ۲۳ رمضان کو اپنے ربِّ کریم سے جا ملے تھے۔ امسال ۲۳ رمضان (یکم جنوری ۲۰۰۰) کو ان کی یاد میں ایصالِ ثواب کی تقریب برپا ہوئی جس میں مولانا الطاف حسین نیازی نے تلاوتِ قرآنِ مجید کی، مرحوم کے ایک پوتے مدثر غلام رسول نے نعت پڑھی اور مدیرِ نعت نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے موضوع پر گفتگو کی۔

○ ۱۱۔ دعوتِ عمرہ کے دوسرے ڈائریکٹر، مدیرِ نعت کے والد راجا غلام محمد ؒ ۱۶ مئی ۱۹۸۸ (۲۹ رمضان المبارک) کو واصل بحق ہوئے تھے۔ امسال بھی ۲۹ رمضان المبارک (۷ جنوری ۲۰۰۰ء) کو ان کے ایصالِ ثواب کی خاطر محفلِ درود و نعت برپا ہوئی۔ جس میں پہلے درودِ پاک پڑھا گیا، پھر سید محمد رضا زیدی اور ڈاکٹر سید منور حسین نے نعتیں پڑھیں اور آخر میں مدیرِ نعت کے عزیز ترین دوست محمد اسلم بھٹی نے دعا کرائی۔ نمازِ مغرب محمد منشا قادری نے پڑھائی۔

زاغوں کے تصرّف میں عُقابوں کے نشیمن

"پیر" منور حسین جماعتی کے کردار کی کچھ جھلکیاں قارئینِ نعت پہلے دیکھ چکے ہیں۔ ایک اور بات یہ ہوئی کہ انھوں نے مدیرِ نعت کا مقالہ کانفرنس کے موقع پر چھاپ کر مفت تقسیم کرنے کا عندیہ ظاہر کیا۔ اس مقصد کے لیے جناب نذیر احمد غازی (کنوینر "ناموسِ مصطفیٰ ﷺ ایکشن کمیٹی") سے پیش لفظ بھی لکھوایا لیکن "پیر" کی یہ بات بھی جھوٹ نکلی۔ غازی صاحب کی تحریر قارئین کی نذر ہے:

"راجا رشید محمود حضور سرکارِ عالمین ﷺ کے غیرت مند امتی ہیں۔ یہ ان کی پہلی اور سب سے بڑی پہچان ہے۔ اپنے اس تخصص میں وہ کسی سمجھوتے کے لیے کبھی تیار نہیں ہوتے۔ وہ نامور محقّق ہیں۔ مشہور صحافی ہیں۔ ان کی پچاس تصانیف اب تک حبالۂ اشاعت میں آ چکی ہیں۔ وہ گزشتہ پونے بارہ سال سے ماہنامہ "نعت" نکال رہے ہیں (ا) جو دنیا میں اپنی نوعیت کا واحد علمی و تحقیقی ماہنامہ ہے، اس کے ہر شمارے کی کم از کم ضخامت ۱۱۲ صفحات ہوتی ہے اور وہ نعت یا سیرت کے کسی ایک موضوع پر خاص نمبر کی حیثیت رکھتا ہے۔ چار سو اور اس سے زاید صفحات کی خصوصی اشاعتیں بھی چھپتی رہیں۔ جنوری ۱۹۸۸ء سے اب تک ماہنامہ "نعت" کے ۱۷۰۰۰ صفحات چھپ چکے ہیں۔

ان کے پنجابی مجموعۂ نعت "نعتاں دی اَٹّی" پر انھیں ۱۹۸۸ء میں اُس وقت تک کے صدر محمد اسحاق خاں نے صدارتی ایوارڈ دیا۔ ۱۹۹۷ میں نعت کے سلسلے میں کیے گئے تحقیقی کام پر انھیں وزیرِ اعظم محمد نواز شریف نے خصوصی ایوارڈ دیا۔ ۸ جولائی ۱۹۹۹ء کو "صوبائی سیرت کانفرنس" منعقدہ لاہور میں انھیں "سیرت ایوارڈ" دیا گیا۔ اردو قاعدہ کی ایڈیٹنگ پر وفاقی وزارتِ تعلیم نے انھیں خصوصی ایوارڈ دیا۔ روزنامہ جنگ، ہمدرد کتب

خانہ، ہجویری کالجز، پاکستان نعت اکیڈمی کراچی اور مرکزی مجلسِ حسّانؓ قصور نے انہیں تحقیقِ نعت، اشاعتِ نعت اور نعت کے سلسلے میں گرانقدر خدمات پر "نعت ایوارڈ" دیئے۔ شاہِ جیلاںؒ قراءت و نعت کونسل پاکستان نے گزشتہ برس سالانہ محفلِ نعت کے موقع پر داتاؒ دربار لاہور میں راجا صاحب کی تاجپوشی کی۔

ان کے والدِ محترم راجا غلام محمدؒ (جو ادارۂ ابطالِ باطل کے بانی تھے اور تاحیات صدر رہے) کی معرکۃ الآرا تصنیف "امتیازِ حق" میں علامہ فضل حق خیر آبادی اور شاہ اسمٰعیل دہلوی کے سیاسی کردار کا تقابلی جائزہ ہے۔ پاکستان اور بھارت میں اس کتاب کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ ان کی بیٹی شہناز کوثر کی گیارہ تصانیف زیورِ اشاعت سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ جن میں سے چھ کتابوں پر صدارتی ایوارڈ مل چکے ہیں۔ آج تک پاکستان کی کسی خاتون یا مرد مصنف کو چھ صدارتی ایوارڈ نہیں ملے۔ ان کے بیٹے اظہر محمود کی چار مطبوعہ کتابوں میں سے دو پر فاروق احمد خاں لغاری اور محمد رفیق تارڑ سے صدارتی ایوارڈ ملے اور ایک کتاب "حضور ﷺ کے سیاہ فام رفقا" کے انگریزی ترجمے کو وزارتِ مذہبی امور نے غیر مسلم ممالک میں تبلیغِ دین کے لیے منتخب کیا ہے۔ ۱۹۹۹ء کی "صوبائی سیرت کانفرنس" میں انہیں "سیرت ایوارڈ" بھی ملا۔ راجا صاحب کے چھوٹے بیٹے راجا اختر محمود کی بچوں کے لیے سیرتِ رسولِ کریم ﷺ پر دو کتابیں چھپیں۔ جن میں سے ایک پر انہیں ۱۹۹۷ میں صدارتی ایوارڈ ملا۔ اس طرح خانوادۂ راجا غلام محمدؒ کی اب تک ۶۸ کتابیں چھپی ہیں، انہیں گیارہ صدارتی ایوارڈ، دو سیرت ایوارڈ اور چھ نعت ایوارڈ مل چکے ہیں۔ یہ اعزاز ملک کے کسی اور گھرانے کے نصیب میں نہیں ہوئے۔

راجا رشید محمود تحریکِ فلاح کے سرپرستِ اعلیٰ، ایوانِ نعت رجسٹرڈ کے صدر،

دعوتِ عمرہ کے ڈائریکٹر، مجلسِ سخن رجسٹرڈ کے جنرل سیکرٹری، انجمنِ خادمانِ اردو کے جنرل سیکرٹری، ناموسِ مصطفیٰ (ﷺ) ایکشن کمیٹی کے سیکرٹری رابطہ اور ایوانِ درود و سلام کے بانی ہیں۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں سینئر ماہر مضمون رہے۔ ۱۹ویں گریڈ میں ریٹائر ہوئے۔ لیکن اس سب کچھ کو اپنے فرض کے مختلف پہلو قرار دیتے ہیں۔ اسے اپنے لیے باعثِ اعزاز و افتخار نہیں سمجھتے۔ ہاں ماہنامہ "نعت" کے اجرا سے اب تک ۹ بار حضورِ اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت پا چکے ہیں۔ دسویں بار حاضری کے لیے پر تول رہے ہیں (۲) اور حاضری اور حضوری کی ان کیفیتوں پر ہی مفتخر نظر آتے ہیں۔

راجا رشید محمود ممتاز دانشور، مشہور ادیب، بہت بڑے نعت گو شاعر تو ہیں۔ (اب تک ان کے دس اردو اور دو پنجابی مجموعہ ہائے نعت چھپ چکے ہیں) خطابت سے بھی گہرا شغف رکھتے ہیں اور علمی مجالس کی جان سمجھے جاتے ہیں۔ آج کل انٹرنیشنل سیرت فورم نے قائدِ اعظمؒ لائبریری، باغِ جناح، لاہور میں ان کے ماہانہ خطباتِ سیرت کا اہتمام کیا ہے۔ افتتاحی اجلاس ۹ اگست کو رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ کی صدارت میں ہو چکا۔ "محبتِ رسول ﷺ" کے موضوع پر راجا صاحب کا پہلا لیکچر ۴ ستمبر ۱۹۹۹ کو تین بجے قائدِ اعظمؒ لائبریری میں شروع ہو گا۔ صدارت جسٹس میاں نذیر اختر کریں گے (۳)۔

راجا رشید محمود کی ہمہ صفت موصوف شخصیت کے کچھ پہلوؤں کی نشاندہی میں نے کی ہے۔ میں نے ان کی معاشرتی اور سماجی خدمات کا ذکر نہیں کیا۔ ان کی انتظامی صلاحیتوں کو خراجِ تحسین پیش نہیں کیا۔ ان کے فکاہی کالموں اور اخباری مضامین کا ذکر نہیں چھیڑا۔ قلمی ناموں سے کیے گئے ان کے علمی، دینی، ادبی اور اخباری کارناموں سے بھی صَرفِ نظر کیا ہے اس لیے کہ راجا صاحب کی یہ سب خوبیاں اور

خصوصیتیں ان سے میری محبت کو بڑھاتی ہیں مگر اس محبت کی بنیاد ان کا اور میرا ایک نکاتی اتفاق ہے کہ ہم "سرکارِ عالمین ﷺ سے غیر مشروط محبت اور لامحدود وفاداری" کے دعویدار اور پرچارک ہیں۔

راجا صاحب نے میرے اور اپنے آقا و مولا حضورِ پُرنور ﷺ کی سیرتِ مطہرہ کے مختلف پہلوؤں پر بہت کچھ لکھا ہے۔ نئے تحقیقی گوشے وا کیے ہیں مگر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سرکارِ عالمین ﷺ کی عزت و ناموس کے حوالے سے جہاں کوئی بات فروتر یا کمزور محسوس ہوئی ہے اس پر گرفت کی ہے، اس کے خلاف آواز اٹھائی ہے، قلم کو بگٹٹ کیا ہے۔

راجا رشید محمود موصوف نے حضورِ اکرم ﷺ کی نسبتوں سے محبت کی ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف میں تر زبانی کی ہے۔ اولیاء اللہ بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی عظمتوں کو قلم بند کیا ہے۔ انھیں جن بزرگانِ دین کی زندگی کے بیشتر گوشوں نے متأثر کیا ہے، ان میں حضرت امیرِ ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ کی شخصیت خاص اہمیت کی حامل ہے۔

ان کا زیرِ نظر مقالہ "حضرت امیرِ ملت اور انسدادِ فتنۂ ارتداد" اپنے موضوع پر پہلی محققانہ کاوش ہے۔ اس سے پہلے اس موضوع کو کسی قلم کار نے خصوصی اہمیت نہ دی تھی۔ راجا صاحب نے دو وجوہ سے اس موضوع کو منتخب کیا ہے۔ ایک تو اس لیے کہ حضرت امیرِ ملتؒ نے زندگی کے تمام شعبوں میں اسلامیانِ ہند کی رہنمائی کی لیکن فتنۂ ارتداد نے تو ہزاروں کلمہ گوؤں کو بوجوہ کفر کے اندھیاروں کی نذر کر دیا تھا۔ انہیں دوبارہ اسلام کی روشنی سے مُستنیر و منور کرنا بھی ضروری تھا اور شُدّھی کے سیلاب کے آگے مستقل بند باندھنا بھی وقت کا اہم ترین تقاضا تھا۔ اس کام کی اہمیت برِصغیر کی سب سے غیرت مند، فعّال اور جرأت مند ہستی (حضرت امیرِ ملت) نے

محسوس کی۔ ہندوؤں کی شدھی اور سنگھٹن کی سازش کا انھوں نے نہ صرف استیصال کیا، بلکہ تمام رُوگردانوں کو دوبارہ حلقۂ اسلام میں لائے اور یوں لائے کہ ان میں سے بیشتر نے اپنی باقی زندگیاں تبلیغِ دین کی سرگرمیوں کے لیے وقف کر دیں۔

راجا صاحب نے "انسدادِ فتنۂ ارتداد" کے اِس کارنامے کی اہمیت یوں بھی محسوس کی کہ اس فتنۂ ارتداد کا بانی شردھانند تھا۔ شردھانند نے حضورِ اکرم ﷺ کی توہین کی تھی۔ اس بدبختِ ازلی کو ایک سیّد (غازی عبدالرشید قاضی شہیدؒ) نے واصلِ جہنم کر دیا اور ایک سیّد (حضرت امیرِ ملتؒ) نے اس کے کیے دھرے پر پانی پھیر دیا۔ اس طرح انسدادِ فتنۂ ارتداد کے حوالے سے حضرت امیرِ ملت کی یہ کوشش دراصل توہینِ رسالت کی سازش کو بیخ وبُن سے اکھیڑنے کے مترادف تھیں اور راجا رشید محمود تحفظِ ناموسِ رسالت کی ہر کوشش کے عملی معاون اور مبلّغ ہیں۔

اس موضوع پر قلم اٹھانے کو راجا صاحب اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں اور ذمہ داری کو نبھانے میں انھوں نے کبھی کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔

راجا رشید محمود کو میں اپنا بڑا بھائی کہتا ہوں۔ اور وہ سن میں ہی نہیں، علمی اور شخصی اعتبار سے بھی بڑے ہیں۔ میں نے ان میں محبتِ رسول ﷺ کے لیے غیرت کی وہ روشنی دیکھی ہے جو بڑے بڑے مسند نشینوں کو نصیب نہیں۔ دعاگو ہوں، اللہ کریم راجا رشید محمود اور ان کے گھرانے کو سرکارِ عالمین ﷺ کے ناموس کی چاکری ہمیشہ نصیب فرمائے رکھے۔"

دعاگو

نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

(سابق اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب)

---

(۱) دسمبر ۱۹۹۹ میں ماہنامہ "نعت" کی باقاعدہ اشاعت کے ۱۲ سال مکمل ہو چکے ہیں۔

(۲) اب تک حرمینِ شریفین میں مدیرِ نعت کی دس بار حاضری ہو چکی ہے۔

(۳) ۲ دسمبر ۱۹۹۹ کو "محبتِ رسول ﷺ" کے موضوع پر خطباتِ سیرت کے سلسلے کا پانچواں اجلاس ہو چکا ہے۔ چھٹا اجلاس ۱۵ جنوری ۲۰۰۰ کو ہو رہا ہے --- اور، ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

(ڈپٹی ایڈیٹر "نعت")

۲۰۰۰ء کے خاص نمبر

جنوری	اعزاز یافتہ صحابہؓ
فروری	موجِ نور

آئندہ شمارہ

مارچ ۲۰۰۰ء — سرزمینِ محبت

ماہنامہ "نعت" لاہور

۱۹۸۸ کے خاص نمبر

جنوری	حمدِ باری تعالیٰ
فروری	نعت کیا ہے؟
مارچ	مدینۃ الرسول ﷺ (اوّل)
اپریل	اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (اوّل)
مئی	مدینۃ الرسول ﷺ (دوم)
جون	اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (دوم)
جولائی	نعتِ قدسی
اگست	غیر مسلموں کی نعت (اول)
ستمبر	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (اول)
اکتوبر	میلاد النبی ﷺ (اوّل)
نومبر	میلاد النبی ﷺ (دوم)
دسمبر	میلاد النبی ﷺ (سوم)

۱۹۹۰ کے خاص نمبر

جنوری	حسن رضا بریلوی کی نعت
فروری	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (سوم)
مارچ	درود و سلام (چہارم)
اپریل	درود و سلام (پنجم)
مئی	درود و سلام (ششم)
جون	غیر مسلموں کی نعت (سوم)
جولائی	اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (چہارم)
اگست	وارثیوں کی نعت
ستمبر	آزاد بیکانیری کی نعت (اول)
اکتوبر	میلاد النبی ﷺ (چہارم)
نومبر	درود و سلام (ہفتم)
دسمبر	درود و سلام (ہشتم)

۱۹۸۹ کے خاص نمبر

جنوری	لاکھوں سلام (اول)
فروری	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (دوم)
مارچ	معراج النبی ﷺ (اول)
اپریل	معراج النبی ﷺ (دوم)
مئی	لاکھوں سلام (دوم)
جون	غیر مسلموں کی نعت (دوم)
جولائی	کلامِ ضیاء القادری (اول)
اگست	کلامِ ضیاء القادری (دوم)
ستمبر	اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (سوم)
اکتوبر	درود و سلام (اول)
نومبر	درود و سلام (دوم)
دسمبر	درود و سلام (سوم)

۱۹۹۱ کے خاص نمبر

جنوری	شہیدانِ ناموسِ رسالت (اول)
فروری	شہیدانِ ناموسِ رسالت (دوم)
مارچ	شہیدانِ ناموسِ رسالت (سوم)
اپریل	شہیدانِ ناموسِ رسالت (چہارم)
مئی	شہیدانِ ناموسِ رسالت (پنجم)
جون	غریب سہارنپوری کی نعت
جولائی	نعتیہ مسدس
اگست	فیضانِ رضا
ستمبر	عربی ادب میں ذکرِ میلاد
اکتوبر	سراپائے سرکار ﷺ
نومبر	اقبال کی نعت
دسمبر	حضور ﷺ کا بچپن

۱۹۹۲ کے خاص نمبر

جنوری	نعتیہ رباعیات
فروری	آزاد بیکانیری کی نعت (دوم)
مارچ	نعت کے سائے میں
اپریل	پیر کے دن کی اہمیت (اول)
مئی	پیر کے دن کی اہمیت (دوم)
جون	پیر کے دن کی اہمیت (سوم)
جولائی	غیر مسلموں کی نعت (چہارم)
اگست	آزاد نعتیہ نظم
ستمبر	سیرتِ منظوم
اکتوبر	سراپائے سرکار (دوم)
نومبر	سفرِ سعادت، منزلِ محبت (اول)
دسمبر	سفرِ سعادت، منزلِ محبت (دوم)

۱۹۹۴ کے خاص نمبر

جنوری	محمد حسین فقیر کی نعت
فروری	نعت ہی نعت (دوم)
مارچ	تضمینیں
اپریل	حضور ﷺ کی معاشی زندگی
مئی	اختر الحامدی کی نعت
جون	مدینۃ الرسول ﷺ (سوم)
جولائی	شیو بریلوی اور جمیل نظر کی نعت
اگست	دیارِ نور
ستمبر	بے چین رجپوری کی نعت
اکتوبر	نعت ہی نعت (سوم)
نومبر	نورٌ علیٰ نور
دسمبر	معراج النبی ﷺ (سوم)

۱۹۹۳ کے خاص نمبر

جنوری	۹۲ (قطعات)
فروری	عربی نعت اور علامہ نبہانی
مارچ	ستار وارثی کی نعت گوئی
اپریل	حضور ﷺ اور بچے
مئی	حضور ﷺ کے سیاہ فام رفقا
جون	زائرِ مدینہ بہزاد لکھنوی کی نعت
جولائی	تسخیرِ عالمین اور رحمۃ للعالمین (اول)
اگست	تسخیرِ عالمین اور رحمۃ للعالمین (دوم)
ستمبر	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (چہارم)
اکتوبر	نعت ہی نعت
نومبر	یا رسول اللہ ﷺ
دسمبر	حضور ﷺ کی رشتہ دار خواتین

۱۹۹۵ کے خاص نمبر

جنوری	حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ
فروری	استغاثے
مارچ	نعت ہی نعت (چہارم)
اپریل	نعت کیا ہے؟ (دوم)
مئی	نعت کیا ہے؟ (سوم)
جون	نعت کیا ہے؟ (چہارم)
جولائی	خواتین کی نعت گوئی
اگست	(اشاعتِ خصوصی)
ستمبر	نعت ہی نعت
اکتوبر	کافی کی نعت
نومبر	غیر مسلموں کی نعت گوئی
دسمبر	انتخابِ نعت

۱۹۹۶ کے خاص نمبر

جنوری	لطفؔ بریلوی کی نعت
فروری	نعت ہی نعت (ششم)
مارچ	(اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا)
اپریل	(حصہ اول)
مئی	ہجرتِ مصطفیٰ ﷺ
جون	سرکار ﷺ دی سیرت
جولائی	حضورؐ کیلئے لفظ "آپ" کا استعمال
اگست	ظہورِ قدسی
ستمبر	اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا
اکتوبر	(حصۂ دوم)
نومبر	مجھے اُن ﷺ سے پیار ہے
دسمبر	ضلع اٹک کے نعت گو

۱۹۹۷ کے خاص نمبر

جنوری	شہرِ کرم (مصطفیٰ ﷺ نگر)
فروری	نعت ہی نعت (ہفتم)
مارچ	ہُوا یہ کہ.....
اپریل	جوہرؔ میرٹھی کی نعت
مئی	حضور ﷺ داوَیریاں نال سلوک
جون	دربارِ رسول ﷺ سے اعزاز یافتہ خواتین
جولائی	احمد رضا بریلوی کی نعت
اگست	مدیحِ سرکار ﷺ
ستمبر	گجرات کے پنجابی نعت گو شعرا
اکتوبر	تہنیت النساء تہنیتؔ کی نعت
نومبر	اردو نعت اور عساکرِ پاکستان
دسمبر	ڈاکٹر فقیرؔ کی نعتیہ شاعری

۱۹۹۸ کے خاص نمبر

جنوری	نزولِ وحی (تحقیق)
فروری	ضلع گجرات کے اردو نعت گو شعرا
مارچ	قطعاتِ نعت
اپریل	نعت ہی نعت (ہشتم)
مئی	ہجرتِ حبشہ (تحقیق)
جون	عبدالقدیر حسرتؔ کی حمد و نعت
جولائی	ماہنامہ "نعت" کے اداریے
اگست ستمبر	نعت اور ضلع سرگودھا کے شعراء
اکتوبر	ماہنامہ "نعت" کے دس سال (اشاعتِ خصوصی)
نومبر	حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ
دسمبر	نعت ہی نعت

۱۹۹۹ کے خاص نمبر

جنوری	کراچی کے شعراءِ نعت
فروری	حقیرؔ فاروقی کی نعت
مارچ	نعتیہ تبرکات
اپریل	سرکار ﷺ دی جنگی زندگی
مئی	مکی زندگی کے مسلمان
جون	حمیدؔ صدیقی کی نعت گوئی
جولائی اگست	تحفظِ ناموسِ رسالت (اشاعتِ خصوصی)
ستمبر	مخمساتِ نعت
اکتوبر	نعت ہی نعت
نومبر	امیرؔ مینائی کی نعت
دسمبر	عابدؔ بریلوی کی نعت

خطباتِ سیرت
محبّتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کے موضوع پر
ممتاز محقق و مصنف
راجا رشید محمود
ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور
رکن نا موسِ مصطفیٰ ﷺ ایکشن کمیٹی
رکن ایوانِ درود و سلام
کا ماہانہ سلسلہ وار خطاب
قائدِاعظم لائبریری
باغِ جناح ۔ شاہراہِ قائدِاعظم ۔ لاہور
صدارت:
سید شفیق حسین بخاری
(سیکرٹری / چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب)
ساتواں اجلاس
12 فروری 2000ء (ہفتہ)
اجلاس ٹھیک 2.30 بجے شروع ہوگا اور ٹھیک 4.15 بجے ختم ہو جائے گا
تلاوت
قاری رفیع الدین سیالوی
نعت خوانی
• محمد جعفر شمسی
• امجد علی
اہمیت درود و سلام پر گفتگو
پروفیسر محمد نواز
(ماہر مضمون عربی، پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ)
نظامت
ملک الطاف حسین قادری
(ثانوی تعلیمی بورڈ)
خواتین و حضرات اور طلبہ و طالبات کو دعوتِ عام
صدر دفتر: غازی لا چیمبر، 30-میکلیگن روڈ، لاہور
7321716
دفتر رابطہ: جامع مسجد عکس گنبد خضرا کینال برج، اپر مال، لاہور
5761996
انٹرنیشنل سیرت فورم